بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

آں مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

اے جہان منتظر خوش باش کآمد ولستان

بروز جمعرات

مورخہ ۳۰ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۳۰ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

اسسٹنٹ ایڈیٹر

قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

نمبر (۴)

جلد (۷)

قیمت از غربا و طلبا وغیرہ مذاہب ہے ۔ گورنمنٹ ۸ ۔ از ذیقہ للعمر

قادیان میں ۱۲ ۔ فی پرچہ ۲ ۔

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اِس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مُصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موُنہہ نہ پھیرے گا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم ۔ یہ کہ تکبّر اور نخوۃ کو بکلّی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دارِ دنیا بگذریم

آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جام اوست

آن رسُولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصلِ دلدارِ ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزاتِ انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ۔۔۔ صہ

عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق دنیوی اخبار للعہ

مابعد ۔۔۔ صہ

فی پرچہ ۔۔۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد چندہ لیجاویگی

جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔

رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے

روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے

مینجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللّٰہ ربّی من کل ذنبٍ واتوب الیہ ۳ بار ۔ ربّ اِنّی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الّا انت ۔ اے میرے ربّ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

موت

(تقریر بابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

لفظ موت مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ نیند سکون۔ کفر وعصیان۔ ذلّت وغیرہ وغیرہ اور عرفی معنے موۃ کے یہ لئے جاتے ہیں کہ حیوانات پر ایک وقت میں ایسی حالت وارد ہوتی ہے۔ کہ وہ چلنے پھرنے۔ غور وفکر کرنے غرضیکہ کل اندرونی اور بیرونی طاقتوں کے کام میں لانے سے عاجز ہو جاتے ہیں اور محض ایک شکل رہ جاتے ہیں جن سے وہ طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں غور کیا جائے تو بحکم کُلّ من علیہا فان ہر شے معرض انتقال میں ہے۔ اور ہم ایک حالت سے کسی دوچیز کے دوسری حالت میں انتقال ہونے کو اس کی سابقہ حالت پر موت کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ایک پتھر کی حالت ایسی بدلی ہوئی ہے۔ کہ اس کو مُردہ سنگ کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھی تاثیر سے خالی نہیں اور ایسا ہی ایک درخت کے خشک ہو جانے کو جب وہ باروَر ہونے سے عاری ہو جائے مُردہ کہہ سکتے ہیں مگر ہمارا مطلب موت سے حیوانی زندگی کا خاتمہ ہے اور حیوانات میں سے انسان مدنظر ہے۔ چنانچہ میرا مضمون انسانی موت تک محدود ہو گا۔

موت کے متعلق عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انسان میں ایک رُوح ہے۔ جسکے خارج ہو جانے سے اُسپر موت وارد ہو جاتی ہے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں جب تک خون کا دورہ جاری رہتا ہے اور موافق غذا کے ساتھ سب حصے اس کے اپنا فرض معینہ ادا کرتے رہتے ہیں۔ تب تک وہ تندرست اور زندہ رہتا ہے۔ مگر جب اس میں کچھ نقص واقعہ ہو جاتا ہے اور وہ اصلاح پذیر نہیں ہوتے تو آہستہ آہستہ وہ مر جاتا ہے مگر جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے۔ کہ اصل میں تو کل جسم بمعہ اس کے مختلف حصوں کے معدہ۔ دل۔ جگر۔ محض ایک میٹر ہے پس وہ کیا طاقت ہے جسکے ذریعہ وہ حرکت کرتے ہیں اور غذا کو کہ وہ بھی ایک میٹر ہے مختلف حالتوں فضلہ۔ پیشاب۔ خون میں بدل دیتے ہیں اور اس طرح زندگی کے قائم رکھنے میں وہ مدد دیتے ہیں تو لا بد ماننا پڑتا ہے کہ وہ ضرور کوئی خارجی چیز ہے جس کے ماتحت وہ مختلف فرائض ادا کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ ضروری نہیں کہ انسان پر موت ایسی حالت میں وارد ہو۔ جب اس کو کوئی بیماری لاحق ہو جسکے باعث اس کے اعضاء اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر ہو جاویں۔ بلکہ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے اور طبیب اِس امر کے شاہد ہیں کہ محض بڑھاپے سے اور عمر رسیدہ ہونے سے بھی۔ حالانکہ اس کو کوئی بیماری دامنگیر نہیں ہوتی انسان مر جاتا ہے اُسکی غذا معمولی ہے۔ اور طبیعت کے موافق کھاتا ہے اُسے کوئی مرض نہیں ہوتا اور اس کے اعضاء سب صحیح سالم ہیں مگر پھر بھی ایک وقت آتا ہے کہ وہ کمزور ہو جاتا ہے کل اعضاء اس کے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ وہ شکار اجل ہو جاتا ہے۔ اِن مشاہدات اور تجارب سے لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ کوئی خارجی طاقت ضرور ہے جس کے زور سے وہ اجل مسمیٰ تک زندہ رہتا ہے اور جب وہ طاقت الگ ہو جاتی ہے تو وہ مر جاتا ہے۔

آجکل سائینس اور فلسفہ کا زور ہے اور ہر شاخ علم میں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے۔ گو اس ترقی پر بھی بڑے بڑے سائینس دان اور فلسفی اقرار کرتے ہیں کہ حقیقت میں ان معلومات کے مقابلہ میں جو ان کی نظر میں درجہ کمال ہے۔ کچھ بھی ترقی نہیں مگر جہاں تک تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ ازمنہ سابقہ کا موجودہ وقت سے مقابلہ کیا جاوے تو نہایت اعلیٰ درجہ کی ترقی معلوم ہوتی ہے۔ مجھے اس جگہ پر یہ بتانا ضروری نہیں کہ کن کن علوم میں کیا کیا ترقی ہو کر جدید معلومات کے بیشمار نمونے ہمارے پیش نظر ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو ہماری نظر اور ہمارے علم سے پوشیدہ ہیں مگر مختصر طور پر میں مضمون زیر بحث کے ضمن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ فی زمانہ اہل یورپ اور امریکہ نے دیگر کل علوم میں دسترس حاصل کی ہے ویسا ہی موت کے متعلق بھی ان کی جستجو جاری ہے بہت سے لوگ ہیں جو اس امر کے درپے رہے ہیں تاکسی طرح یہ معلوم ہو جاوے۔ کہ موت کیا چیز ہے زندگی یا رُوح کیا چیز ہے اور موت انسان پر کیوں وارد ہو جاتی ہے۔ پیشتر محض یہ خیال تھا کہ زندگی رُوح کے سہارے سے قائم رہتی ہے اور اس کے الگ ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ مگر جب دہریت نے زور پکڑا تو تصور کیا گیا۔ کہ رُوح کوئی چیز نہیں۔ میٹر میں ہی جان ہے یا ایک طاقت ہے اور میٹر کے مختلف اجزاء کے ایک خاص ترکیب سے ملنے سے زندگی قائم ہو جاتی ہے۔ مگر علم سائیکولوجی کے تجارب سے یہ خیال کمزور ہوتا جاتا ہے چنانچہ کچھ عرصہ گذرا کہ ڈاکٹر نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ انسان کی منی میں موت اور حیات کے کیڑے ہوتے ہیں اور شروع ہی سے ان میں کشمکش رہتی ہے۔ جو غالب رہتا ہے اُسی کے مطابق انسان کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب تک حیات کا کیڑا غالب رہتا ہے یا موت کا کیڑا اس قابل نہیں ہوتا کہ یکدم اس کو دبا دے تب تک حیات قائم رہتی ہے۔ مگر جب موت کے کیڑے کا غلبہ شروع ہوتا ہے تو انسان میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ حتّٰی کہ وہ حیات کے کیڑے کو بالکل دبا دیتا ہے اور انسان مر جاتا ہے۔ ڈاکٹر مذکور کا خیال تھا کہ اگر منی سے موت کے کیڑے کو نکال دیا جاوے تو انسان یقیناً زندہ رہ سکتا ہے چنانچہ وہ ایسی کوشش میں لگا رہا ہے کہ کسی طرح سے یہ معلوم کرے کہ منی میں موت اور حیات کے کیڑے کون سے ہیں اور موت کے کیڑے کو نکال کر منی کو کسی عورت کے رحم میں ڈالکر بچہ پیدا کرے مگر تا حال وہ کامیاب نہیں ہوا۔

میں نے ریویو آف ریلیجنز بابت نومبر ۱۹۰۷ء میں ایک ڈاکٹر بنام والٹر ساکن سکڈی علاقہ کنساس کا واقعہ پڑھا ہے جس کا بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا۔ وہ ۱۸۸۹ء کے موسم گرما میں ٹائیفوائیڈ بخار سے مر گیا تھا۔ اور چار گھنٹہ تک پڑا رہا۔ اس کی نبض نہیں تھی اور وہ بالکل مردہ معلوم ہوتا تھا ڈاکٹر نے ایک سوئی اس کی ٹانگ میں پاؤں سے لیکر چوتڑ وں تک چبھوئی مگر اسے کچھ محسوس نہ ہوا۔ چار گھنٹے کے بعد وہ یکایک زندہ ہو گیا اور آخر شفایاب ہوا۔ ستمبر ۱۹۰۷ء کے ہندو سپر چوال میگزین میں اس کے چار گھنٹہ کی مردہ حالت کا یہ قصہ بیان کیا ہے

ایک لمحہ بالکل بے خبری کی حالت کے بعد میں ہوش کی حالت میں آیا اور میں نے دیکھا کہ میں ابھی جسم میں ہی ہوں۔ مگر جسم کا اور میرا باہمی مشترکہ رشتہ نہیں۔ میں نے خیال کیا کہ میں مر گیا ہوں مگر تاہم میں ایسا ہی انسان ہوں جیسا پیشتر تھا۔ میں اب جسم سے الگ ہونے والا ہوں۔ میں نے غور سے رُوح کے جسم سے علیحدہ ہونے کی حالت کو دیکھا۔ ایک طاقت کے ذریعہ جو ظاہرہ میری نہیں تھی۔ میں ہنڈولے کی طرح اِدھر اُدھر ہلنے لگا اور اس رُوح کا تعلق جسم سے علیحدہ ہوتا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جھولنے کی حالت بند ہو گئی اور مجھے معلوم ہوا اور میں نے سُنا کہ پیروں کے تلووں سے انگوٹھے سے شروع ہو کر ایڑیوں تک بیشمار چھوٹی لہریں تڑپنے لگیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۵ - ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء - ۱ - حرّقهما الله

۲ - قتلهما الله

۳ - میری فتح ہوئی

۴ - انّا رادّوه الیک -

۵ - انت منّی بمنزلة سمعی

فرمایا - آج رات کو ہمارے گھر مین بھی خواب دیکھا ہے کہ ہمارا ایک پالتو شیر ہے اس کے سامنے ایک کتا آیا ہے اُس نے کتے کو پکڑ کر ٹکا دیا اور کھا چپ -

۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء - ۱ - انّی معک یا ابراهیم

۲ - از خدا یابند مردان خدا -

حقیقة الوحی ہر احمدی کے گھر مین ہونی چاہیئے

حضرت اقدس کی سب سے آخری شائع شدہ تصنیف حقیقة الوحی ہے - جو در بارہ دلائل حقیقت اسلام و حقیت نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم و حقیت دعاوی حضرت مسیح موعود بمنزلہ ایک مخزن کے ہے - کہ اس مین ہر ایک قسم کے دلائل اور پیشگوئیان اور معارف اور حقائق حضرت حجة اللہ نے باوجود اس ضعف اور بیماری کے جو آپ کے لاحق حال رہتی ہے بڑی محنت سے طالبان حق کیلئے ایک جگہ جمع کر دئے ہین - جو مخالف نظر حق جو سے اس کو ایک دو بار اول سے آخر تک پڑھیگا ممکن نہین کہ وہ پھر مخالف رہے سوائے اس کے کہ وہ شقی ازلی ہو - اور جو موافق اس کو ایک بار دیکھتا ہے اس کا ایمان ترقی کرتا ہے - اور خدا تعالیٰ کے عجائبات نشانات کو دیکھ کر وہ آستانہ آلہی پر سر بسجود ہوتا ہے اگرچہ کتاب کی قیمت بہ سبب ضخامت اور اخراجات کثیرہ کے للعہ مجلد کی رکھنی پڑی ہے - تاہم یہ کوئی بڑی قیمت نہین - جب کہ ہم دیکھتے ہین - کہ دنیوی ضروریات کی کتابین اس سے بہت زیادہ قیمت کی سینکڑون ہزارون مین چھپتی اور شائع ہوتی اور فروخت ہو جاتی ہین - ہان اس کتاب کا خریدنا اُن لوگون کا کام ہے - جو دین کو دنیا پر مُقدم رکھتے ہون - حضور مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام نے فرمایا کہ ہر ایک احمدی جو استطاعت رکھتا ہے - اس کتاب کو ضرور خریدے چونکہ حضور علیہ السلام ایک اور کتاب لکھ رہے ہین - جس کے واسطے بھی سرمایہ کی ضرورت ہے اس واسطے اس کتاب کو جلد خرید کرنا احباب کے واسطے کئی طرح سے فوائد اور ثواب کا موجب ہوگا - کتاب ملنے کا پتہ یہ ہے -

مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام

قادیان ضلع گورداسپور

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

ایک صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہین کہ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء یوم جمعہ ۴ بجکر ۱۵ منٹ صبح پر برخوردار عبد العزیز احمدی خلف اکبر بابو عبد الرحمٰن صاحب احمدی (جو ہنوز افریقہ مین ہین) نے بعمر ۱۴ سال اور ۷ ماہ بمرض نمونیا صرف ۹ دن بیمار رہکر بڑے آرام کی حالت مین جان دی - غریب اور سعید بچہ نے قبر کے تنگ و تاریک گوشہ مین ہمیشہ کے لیئے بسیرا اختیار کیا کل حاضرین جنازہ بلا امتیاز دوست و دشمن مرحوم کی اس جوانا مرگی پر چشم تر تھے - بعد غسل میت مرحوم فوٹو لیا گیا - جنازہ کے ہمراہ ہجوم کثیر تھا - مرحوم نہائت وجیہ - خوش اخلاق و سرو قد نوجوان تھا اور ہائی کلاس مین تعلیم پاتا تھا - افسوس مرحوم اپنے والدین کو اس ضعیفی مین ہمیشہ کے لیئے داغ مفارقت دیگیا امر ربی سے ہر فرد بشر مجبور ہے انسان کو ہر حالت مین راضی برضائے آلہی ہونا چاہیئے - اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے - حضرت کے حکم سے بابو صاحب کو تعزیت کا خط لکھا گیا ہے -

معذرت

حکیم الذار حسین خان صاحب کا مضمون جو آج کے اخبار مین شائع ہوتا ہے - ۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتے دفتر مین پہونچگیا تھا مگر بوجہ عدم گنجائش درج نہ ہو سکا -

بیمار کو شفا: - میان محمد دین ساکن علی چک (گجرات) جو نہائت ضعیف و غریب مزاج صالح بزرگ ہین جلسہ دسمبر پر دارالامان مین آئے ہوئے تھے یہان آکر سخت بیمار ہو گئے - جب حضور کو معلوم ہوا کہ مہمان خانہ مین کوئی مہمان علیل ہے تو اس کی عیادت کو تشریف لائے نہائت مہربانی سے استفسار حال کیا - اور دست مبارک سے پکڑ کر فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اچھے ہو جائین گے - میان صاحب کی حالت ظاہر مین نہائت ردی نظر آتی تھی - مگر خدا کے فضل سے اس کے بعد طبیعت رو بصحت ہو گئی - یہان تک کہ پورے تندرست ہو کر گھر چلے گئے -

ڈائری

۱۴ جنوری ظہر - فرمایا - گویا ان کے نزدیک اپنی ہی قوم مین دجال اپنی ہی مین کافر - اپنی ہی مین سب بدیان ہین باہر نظر نہین جاتی - تا دیکھین کہ دجالیت کس فرقے مین ہے اور کفار کون ہین -

۱۸ جنوری - جو الہام یا خواب ہمارے مقابل پیش کئے جائین ان کے لیئے ضروری ہے کہ وہ پیش از وقت دعوے کے ساتھ شائع کئے گئے ہون اور پھر پورے ہون ورنہ ہر ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ مینے ایسا خواب دیکھا جو پورا ہو گیا -

۹ جنوری اگر ہم ہی "المسیح الدجال" ہین اور یہ بات کسی صحیح واقعہ پر مبنی ہے - تو پھر احادیث مین تو اس کے ساتھ ہی مسیح موعود کا ذکر بھی ہے - پس بتائین کہ وہ سچا مسیح کہان ہے - اور کب آسمان سے اترا -

کیا انبیاء عالم الغیب ہوتے ہین

اس مسئلہ کے متعلق ایک شخص نے فتویٰ طلب کیا ہے اصل فتوے بمعہ جواب مرقومہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب درج کیا جاتا ہے۔

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین محمدیہ و مفتیان شرع احمدیہ اندرین مسئلہ کہ مولوی پیرجی علاؤالدین صاحب کہتے ہین۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جملہ مغیبات کے عالم تھے۔ یعنے جمیع علوم مغیبات جانتے تھے۔ ہر شے کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے قطعاً و یقیناً جو اس سے انکار کریگا وہ مکذب قرآن ہے اور مکذب قرآن کافر و دلیل اثبات کی یہ ہے۔ آیت اول۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ آیۃ ۲۔ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول آیت سوم۔ وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم آیت چہارم۔ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ وھو کتابہ المکنون وخطابہ المصئون یخبر عما کان وما یکون من کل حد و کل علم قال ابی عثمان المغربی فی کتاب تبیانا لکل شئ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین تبیان الکتاب۔ کذا فی تفسیر عرائس البیان۔ اور تفسیر حقانی مین ہے۔ وعلمک مالم تکن تعلم ان علم ما کان وما یکون است کہ حق سبحانہ درشب اسری بدان حضرۃ صلعم عطا فرمود۔ چنانچہ در حدیث معراجیہ آمدہ است فعلمت ماکان وما سیکون اور فتوی انباء المصطفی بحال سر واخفی مین ہے۔ قال اللہ تعالی ونزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شئ وھدی وبشری للمومنین۔ اور آیۃ شریف وکل شئ احصیناہ فی کتاب مبین۔ ترجمہ۔ یعنے ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا مین یعنی قرآن مین جمع فرمادی ہے اور سنت والجماعت کے مذہب مین ہر شے ہر موجود کو کہتے ہین۔ تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ مین داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ بھی ہے تو بالضرورت یہ بیانات محیط اس کے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئی اب یہ بھی قرآن مجید سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ مین کیا کیا لکھا ہے۔ قال اللہ تعالی۔ کل صغیر وکبیر مستطر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ یہ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین اور آن حضرت صلعم تمام قرآن کے عالم ہین۔ ان آیات قطعیہ سے ہر شے کا علم آنحضرت صلعم کو ثابت ہے اور کتاب طبرانی و معجم کبیر و نعیم بن حماد و کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ مین حضرت عبد اللہ بن عمرؓ راوی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث۔ ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیانا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین من قبلہ۔ یعنے بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو مین اسے اور جو کچھ اس مین قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہون جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہون اور اس روشنی کے سبب کہ جو اللہ تعالی نے اپنے نبی کیلئے روشن فرمائی جیسے محمد سے پہلے انبیاء کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس حدیث سے بھی روشن ہوا۔ کہ السموات والارض اور جو کچھ ان مین ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا ان سب کا علم اگلے انبیاء علیہم السلام کو اور آنحضرت صلعم کو اللہ تعالی نے علم ما کان وما یکون عطا کیا اور مدارج نبوت مین شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی لکھتے ہین۔ وے صلی اللہ علیہ وسلم دانا است برہمہ چیز از شیونات ذات الہی واحکام وصفات حق واسمائے وافعال وآثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن واول وآخر احاطہ نمودہ است و مصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ۔ اور تکلم مدارج مین مرقوم ہے۔ وھو صلی اللہ علیہ وسلم ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم۔ اور کتب مذکورہ ذیل مین سنت والجماعۃ اثبات علم غیب آنحضرت مین جواب دندان شکن بلکہ گردن زدن موجود ہین دیکھے جسکو دیکھنا ہو وہ یہ ہین۔ تنبیہ العقول عن علم غیب الرسول السیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات الی الوہابیہ۔ مالئ الحبیب لعلوم الغیب واللولوء المکنون فی علم البشیر ماکان وما یکون و منتقات و میزالدین وغیرہ وغیرہ بہت کتابین ہین کہ جن سے علم غیب آنحضرت کو ہونا ثابت ہے بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ علیہم کو۔ دیگر ائمہ در ہیچ مسجد کا حکم مین مسجد کے داخل ہے یا نہین اور دیگر دو در راست وچپ کی جانب وہ بھی اور محراب مین امام کا کھڑا ہونا اور ہیچ کے در مین امام کا ایستادہ ہونا کس دلیل سے مکروہ ہے یا مکروہ نہین ہے۔ بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر الجزیل۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

آیت وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب الایہ کے سمجھنے مین بڑی غلطی کیگئی ہے کیونکہ سیاق وسباق آیت کو ملاحظہ نہین کیا سباق آیت کا یہ ہے ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ یہ آول آیت کا منافقون کے اس قول کے جواب مین ارشاد ہوئے ہے۔ جو وہ کہتے تھے کہ اگر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین تو منافقون کو نام بنام بتادیوین کہ فلان فلان شخص اپنے دل مین نفاق رکھتا ہے اس کے جواب مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اللہ تعالی ایسا نہین ہے۔ کہ جماعت مومنین کو جو منافقون کے ساتھ خلط ملط ہو رہی ہے۔ بغیر تمیز کرنے کے خبیث منافق کو مومن طیب سے تم کو اسی حالت مشتبہ مین چھوڑ دیوے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بوقت نزول اس آیۃ کے علم وتمیز کما ینبغی بین المسلم والمنافق کسیکو حاصل نہین تھا آگے فرماتا ہے اور نہ اللہ تعالی ایسا ہے کہ تم کو غیب کی باتین بتا دیوے ہان اپنے رسولون مین جسکو چاہتا ہے برگزیدہ فرمالیتا ہے یعنے بقدر ضرورت کے۔ جو علم رسول کیلئے ضروری ہوتا ہے وہ علم اس کو دیدیتا ہے چنانچہ ایسا ہی کچھ واقع ہوا کہ بعض منافقون کے نام اللہ تعالے نے اپنے رسول کریم کو بتا دیئے اور بعض سے ایسی حرکات صادر ہوئین جن کیوجہ سے ان کا نفاق کھل گیا۔ علاوہ اس کے اسی آیت مین لفظ من رسلہ من یشاء صاف بتا رہا ہے کہ بحیثیت رسول ہونے کے جس علم کی ضرورت رسول کو مصلحت الہی مین ہوتی ہے اس کا علم خواہ بذریعہ وحی یا دیگر قرائن اور دلائل سے یا فراست صادقہ سے رسول کو عنایت فرمادیتا ہے نہ جملہ علوم غیب کے۔

آیت دوم۔ الا من ارتضی من رسول الایۃ مین بھی وہی علم مراد ہے جو متعلق رسالت کے ہو نہ وہ علم جو خدائی کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ سیاق آیت مین ارشاد ہے۔ لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ کیونکہ متعلق رسالات کے جو علوم ہون اس کا رسول مین موجود ہونا ضروریات سے ہے ورنہ رسالت ناقص رہی۔ اسلئے اس سے مراد آیہی وہی علم ہے جو متعلق رسالت کے ہے۔

آیت سوم مین بھی علم کتاب اللہ اور اس کی حکمت کا رسول کیلئے ضروری ہے جو دیا جاتا ہے اور علمک مالم تکن تعلم سے اور امور دینی کا علم مراد ہے جو کتاب اللہ اور اس کی حکمت سے علاوہ ہین کیونکہ دین اسلام مین ہزارون مسائل ایسے ہین جو بہ تصریح کتاب اللہ مین مذکور نہین ہوئے ہین اور وحی غیر متلو اور نور نبوۃ سے ان کا علم رسول کریم کو دیا گیا ہے۔ ورنہ دین اسلام ناقص رہتا حالانکہ فرمایا گیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ اور ایسا ہی کچھ واقع ہوا ہے۔ دیکھو دواوین حدیث کو کہ ہزارون مسائل جو بہ تصریح قرآن مجید مین مذکور نہین ہوئے۔ وہ دواوین

حدیث مندرج ہیں۔ ہاں البتہ ہزاروں اون کائنات گذشتہ وآئندہ کا علم بھی دیا گیا تھا۔ جو متعلق نبوت اور رسالت کے تھے نہ وہ تمام علوم غیب جو متعلق خدائی کے ہیں۔ وہ کسی رسول کو بھی نہیں دیئے گئے۔

آیت چہارم۔ میں بھی صریح قرینہ ہدی وبشریٰ کا موجود ہے یعنی کل اوس شئے کا علم جو متعلق ہدایت اور بشارت کے ہے اور علاوہ اس قرینہ بینہ کے لفظ کل شئ پر غور کرنا چاہیئے کہ شئے جو مصدر ہے وہ بمعنی مفعول کے ہے جیسا کہ خلق مصدر بمعنی مخلوق کے ہے یعنی قرآن مجید میں کل اس شئے کا بیان کیا گیا ہے جسکو ہمنے چاہا ہے یعنی ہماری مشیٔ اور مراد ہے۔ واضح ہو کہ بعض مصالح کیوجہ سے بعض احکام کو قرآن مجید میں کھولکر بیان نہیں کیا گیا ہاں واسطے اعزاز واکرام اپنے رسول کے اس کو ان کا علم دیا گیا۔ اگرچہ قرآن مجید میں بھی ایک خفار کے ساتھ وہ احکام موجود ہیں اگر وہ کل احکام جو قرآن مجید میں مصرح طور پر مذکور نہیں مصرح کر دئے جاتے تو پھر رسول کریم کی تنویر قلب اور صفائی ذہن عالی کا حال لوگوں پر کیونکر ثابت ہوتا اور پھر تشحیذ اذہان مومنین کی کیا سبیل ہوتی لہذا رسول کریم کو علاوہ قرآن مجید کے بذریعہ تنویر قلب کے اس کا علم دیا گیا تاکہ مومنین کی ہدائیت کامل طور پر فرماویں اور ان کے اعمال صالحہ کی ان کو بشارت دیویں اس لئے فرمایا گیا۔ کہ ھدی وبشریٰ للمومنین۔ اس آئیت میں ہرگز ہرگز یہ مذکور نہیں کہ ہر ایک شئے کا علم جزئی وکلی رسول کریم کو دیا گیا ہے حاشا وکلا۔

آئیت پنجم۔ یعنی وکل شئ احصیناہ فی امام مبین کے سمجھنے میں بھی سخت غلطی کی گئی ہے۔ کیونکہ اول تو آئیۃ مذکورہ میں لفظ فی کتاب مبین نہیں ہے بلکہ فی امام مبین ہے اور لفظ امام مبین سے مراد لوح محفوظ یا دفتر غیب ہے جس میں بندوں کے اعمال جزئیہ وکلیہ محفوظ رہتے ہیں۔ تاکہ جزا وسزا اون کو اون پر دی جائے یا مراد اس سے علم آلہی ہے آئیت مذکورہ کا سباق یعنی اول ٹکڑا اس امر پر صریح دلیل بین ہے کما قال اللہ تعالے۔ ونکتب ما قدموا وآثارھم آگے اس کے فرمایا۔ وکل شئ احصیناہ فی امام مبین اور پھر ضمیر جمع متکلم جو احصیناہ میں ہے اللہ تعالی کیواسطے ہے نہ آنحضرت صلعم کے لئے اور اس میں کیا شک ہے کہ اللہ تعالی علام الغیوب ہے۔ پس اس آئیت میں کسی پیغمبر یا آنحضرت کے علم غیب کا بیان کہاں ہے ایسی صفات مختصہ آلہیہ میں کوئی بشر خواہ رسول ونبی ہو یا ولی اللہ تعالی کا شریک کیونکر ہوسکتا ہے۔

۶۔ علیٰ ہذا القیاس کل صغیر وکبیر مستطر میں مراد آلہی سباق سیاق سے صریح یہی ہے کہ ہر ایک فعل چھوٹا ہو یا بڑا نامۂ اعمال یا لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کیونکہ پہلا ٹکڑا آئیت کا یہ ہے۔ کہ کل شئ فعلوہ فی الزبر۔ اس کے آگے فرمایا۔ وکل صغیر وکبیر مستطر یعنی ہر ایک فعل صغیر ہو یا کبیر وہ زبر یعنی صحائف اعمال میں لکھا ہوا ہے۔ جس کا بدلہ ملنے والا ہے۔ سائل سے دریافت کیا جائے۔ کہ اس آئیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا بیان کہاں ہے۔ سائل کا فہم ان آیات کی تفقہ کی نسبت عجیب در عجیب ہے نہ سباق دیکھتا ہے اور نہ سیاق پر نظر ہے۔ الٹکل پچو آیات کو لکھ کر تحریف معنوی کرتے چلے جاتے ہے۔ ونعوذ باللہ من ذلک۔

۷۔ اور جو حدیث بلا اسناد کے لکھی گئی ہے اول تو حدیث کا بلا اسناد رواۃ ثقہ وعدل وضابط وغیرہ کے کیا اعتبار ہے جسپر ایک عقیدہ کو قائم کیا جاوے۔ دوسرے نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ بڑی صراحت کے ساتھ اس کے مناقض اور متضاد ہیں اور دلالت کر رہے ہیں کہ کسی بشر کو علم غیب ہر ایک شئے کا نہیں حاصل ہوتا ہے۔ یہ صفت خدائی خاصہ ذات اوسی علام الغیوب کا ہے جو ہر ایک شے کے جملہ احوال جزئیہ وکلیہ سے ہر لحظہ وہر آن میں علیم وخبیر ہے۔ ہاں جس قدر وہی علام الغیوب بحکم ضرورۃ ومصلحت کے کسی کو علم کسی شئے کا جزئی وکلی عنائیت فرماوے تو اس کا انکار نہیں۔ قال اللہ تعالے۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ایضاً قال اللہ تعالے ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون ہاں البتہ اس [illegible] بعد بھی اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ جو علم متعلق انذار یا بشارت کے ہو۔ اس کا علم بشیر ونذیر رسول کریم کو حاصل ہونا ضروری ہے۔ بلکہ کسی بشر کو خواہ وہ کیسا ہی مقرب ہو اپنی بعث ونشر تک کا احوال بھی نہیں معلوم والذین تدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون وھم عن دعائھم غافلون۔ پھر قصہ افک حضرت عائشہ پر نظر کرو جو قرآن مجید اور دواوین احادیث میں مذکور ہے۔ یہ قصہ افک کا بوضاحت تمام بتلا رہا ہے کہ علم غیب ہر ایک شئے کا کسی بشر مقرب کو حاصل نہیں۔ ایضاً فرمایا۔ اللہ تعالی نے ولا یحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء وغیرہ وغیرہ۔ ایضاً۔ قال اللہ تعالی۔ وما ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ یعنی بغیر وحی آلہی کے تمام احوال کا تفصیل جزوی وکلی مجھکو معلوم نہیں ہے۔ صدہا آیات بینات قرآن مجید میں موجود ہیں جو نفی علم غیب کی بندگان مقربین سے کر رہی ہیں۔ ان چند سطور میں وہ صدہا آیات واحادیث کیونکر لکھی جا سکتی ہیں جنمیں نفی علم غیب کی انبیاء اور رسل سے بصراحت تمام ارشاد فرمائی گئی ہے پس یہ روایات ضعیفہ یا موضوعہ یا اقوال اہل بدعت واہوا کے ان کا مقابلہ کیونکر کر سکتی ہیں۔ اور مومن بالقرآن وسنت ان کو بینات قرآنیہ پر کیوں کر ترجیح دے سکتا ہے۔ علاوہ اس کے ان روایات میں قضیہ محصورہ کلیہ کہاں ہے جس سے مدعای سائل حاصل ہو بلکہ قضایا مہملہ ہیں۔ جو قوت جزئیہ میں ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ اس امر کا بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ بہت سے امور ماکان اور مایکون کی خبر جن کی علم دینی کی ضرورت رسول کو مصلحت آلہی میں تھی۔ ان کا علم انبیا اور رسل کو البتہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ متعلق اس زمانہ آخری مسیح موعود کے صدہا علامات اور اشراط کی خبر جو مخبر صادق نے باعلام علام الغیوب دی تھی۔ وہ سب اس زمانہ میں واقع ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوویں گی۔ پس یہ روایات انہیں امور کے علم دینی پر محمول کی جاویں گی نہ جیسا کہ سائل کا عقیدہ ہے جو شرک فی الصفات المخصوصہ ہے ونعوذ باللہ منہ اور چنانچہ حضرت مسیح موعود کو بھی ہزاروں کائنات آئندہ کی خبر دیگئی تھی۔ جو اس ۲۵ سال اور حال میں وہ واقع ہوئی اور ہونگی۔ مگر یہ علم اسی قدر مامور من اللہ کو دیا جاتا ہے جسکے لئے ضرورت نبوت اور رسالت کو ہوتی ہے نہ وہ علم غیب جو خدائی کیلئے مخصوص ہے گہے بر طارم اعلیٰ نشینم۔ گہے بر پشت پائے خود نہ بینم کا حال ہے۔ جو سورہ یوسف میں حضرت یعقوب کے [illegible] کے ساتھ مذکور ہوا ہے اور مدارج النبوۃ سے جو قول نقل کیا ہے۔ نہ وہ تو طرف احکام اور صفات اور افعال آلہی کی نسبت ہے۔ جن کا علم رسالت اور نبوۃ کے لئے ضروری ہے ہاں اس میں شک نہیں ہے کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین ان علوم میں تمام دیگر انبیاء سے فائق ہیں اور بالضرور مصداق فوق کل ذی علم علیم کے ہیں اور آئیت ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم خاص صفت اللہ تعالی کی ہے۔ کیونکہ اول پارہ آئیۃ کا یہ ہے۔ لہ ملک السموات والارض یحیی ویمیت وھو علی کل شئ قدیر۔

اس سے آگے ارشاد ہے۔ ھو الاول والاخر الایہ
پس یہ آیت خاص اوسی ذات پاک کا وصف ہے جس کی صفت
له ملک السموات والارض ہے اور جس کی صفت
یحیی ویمیت ہے۔ اور جس کی صفت علی کل شیٔ قدیر ہے
پس اوسی کی صفت ہو الاول والاخر الایہ ہے۔ اگر کسی
شخص نے اس آیت کو بحق رسول کریم لکھا ہو تو اس کی
نادانی محض ہے اور سیف مسلول وغیرہ رسالہائے مردود
بمقابلہ نصوص بینہ قرآنیہ وحدیثیہ کے ہمارے نزدیک
پر پشہ کے برابر بھی نہین ہین۔

جواب مسئلہ دوم

بیچ کا در مسجد کا اور دونو در داہین بائین اس کے سب مسجد کے
ہی حکم مین ہین۔ مگر صف جماعت کا اس شان سے قائم کرنا
جس مین ستون وردون کی صفوف کے بیچ مین رہین کسی قدر
مکروہ ہے۔ وقد رخص قوم من اہل العلم فی ذلک
دیکھو صحیح ترمذی کو۔

جواب مسئلہ سوم

امام کے محراب مین کہڑے ہونیکی ممانعت یا بیچ کے درمین
کہڑے ہونے کا عدم جواز مجہ کو معلوم نہین کہ کہان سے
ہے حالانکہ حدیث مین وارد ہے۔ صلی رسول اللہ صلعم
فی حجرته والناس یاتمون به من وراء الحجرۃ۔ رواہ
ابو داؤد۔ مشکوٰۃ۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۹ ار جنوری ۱۹۰۸ء

جماعت کو نصیحت

(اقتباس از رسالہ جہاد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اور مین اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہون کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتون سے پرہیز کرین مجھے خدا نے جو مسیح موعود کرکے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اسلئے مین نصیحت کرتا ہون کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ اپنے دلون کو بغضون اور کینون سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتون کیطرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک مذہب ہے جس مین انسان کی ہمدردی نہین اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹون سے بھرا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو۔ ایسے مت ہو تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے

کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہین بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا مین ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئیندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائین خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مین تمہین ایک ایسی راہ سکھاتا ہون جس سے تمہارا نور تمام نورون پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینون اور حسدون کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا مین کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتین صادر ہوتی ہین اور دعائین قبول ہوتی ہین اور فرشتے مدد کیلئے اترتے ہین مگر یہ ایک دن کا کام نہین ترقی ترقی کرو۔ اس دہوبی سے سبق سیکھو جو کپڑون کو اول بھٹی مین جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہان تک کہ آخر آگ کی تاثیرین تمام میل اور چرک کو کپڑون سے علیحدہ کر دیتی ہین۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی مین کپڑون کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھرون پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑون کے اندر تھی اور ان کا جز بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی مین دہوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہان تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہین جیسے ابتدا مین تھے یہی نفسانی نفس کے سفید ہونیکی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا یعنے وہ نفس نجات پا گیا ہے جو طرح طرح کی میلون اور چرکون سے پاک کیا گیا دیکھو مین ایک حکم لیکر آپ لوگون کے پاس آیا ہون۔ وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسون کے پاک کرنیکا جہاد باقی ہے اور یہ بات مین نے اپنی طرف سے نہین کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہان مسیح موعود کی تعریف مین لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنے مسیح جب آئیگا تو دینی جنگون کا خاتمہ کر دیگا سو مین حکم دیتا ہون کہ جو میری فوج مین داخل ہین وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائین دلونکو پاک کرین اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دین اور دردمندون کے ساتھ ہمدرد بنین زمین پر صلح پھیلاوین کہ اسی سے اسکا دین پھیلیگا اور اس سے تعجب مت کرین کہ ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب جسمانی ضرورتون کیلئے حال کی نئی ایجادون مین زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزون سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیون کو گھوڑون سے

بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے ایسا ہی وہ اب روحانی ضرورتون کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھون کے آسمان کے فرشتون سے کام لیگا بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہون گے اور بہت سی چمکین پیدا ہونگی جن سے بہت سی آنکھین کھل جائینگی تب آخر مین لوگ سمجھ جائین گے کہ جو خدا کے سوا انسانون اور دوسری چیزون کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیان تھین سو تم صبر سے دیکھتے رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرتمند ہے اور دعا مین لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانون مین لکھے جاؤ۔ اے حق کے بھوکو اور پیاسو سن لو کہ یہ وہ دن ہین جن کا ابتدا سے وعدہ تھا خدا ان قصون کو بہت لمبا نہین کریگا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اسکی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے۔ تو سب طرفین ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہین ایسا ہی ان دنون مین ہوگا کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کیلئے کہ مسیح کی منادی بجلی کیطرح دنیا مین پھر جائے گی یا بلند مینار کے چراغ کیطرح دنیا کے چارگوشہ مین پھیلے گی زمین پر ہر ایک سامان مہیا کر دیا ہے اور ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک کے احسن انتظامون اور سیر و سیاحت کے سہل طریقون کو کامل طور پر جاری فرما دیا ہے سو یہ سب کچھ پیدا کیا گیا تا وہ بات پوری ہو کہ مسیح موعود کی دعوت بجلی کیطرح ہر ایک کنارہ کو روشن کریگی اور مسیح کا منارہ جس کا حدیثون مین ذکر ہے۔ دراصل اس کی یہی حقیقت ہے، کہ مسیح کی ندا اور روشنی ایسی جلد دنیا مین پھیلیگی جیسے اونچے منارہ پر سے آواز اور روشنی دور تک جاتی ہے اسلئے ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک اور تمام اسباب سہولت تبلیغ اور سہولت سفر مسیح کے زمانہ کی ایک خاص علامت ہے جسکو اکثر نبیون نے ذکر کیا ہے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	[illegible]	۴۰	۲۵	۸
۱/۲ ،،	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۳
۱/۲ ،،	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
۱/۴ ،،	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱ ۱/۲
۱/۸ ،،	۲۵	۱۳	۷	۴	۱ ۱/۲	۱

بدر منوّر سا

مورخہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۷ء

تفسیر قرآن شریف

تفسیر سورۂ قریش

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۵۲ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء)

اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اوّل سے خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کیطرح اس کی روانی ہے جسمین کوئی رکاوٹ نہین بشر کے کلام کا اس مین کوئی حصہ نہین اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیسا کہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی مین۔ اس واسطے اس مین شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے بلکہ خدا تعالےٰ نے یہی چاہا کہ اسبات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی کہ یہ آیتین کب اور کس کے حق مین اوّل نازل ہوئی تھین۔ یہان تک کہ ترتیب نزولی بھی خدا تعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درمیان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکھا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانون کے واسطے اور سب قومون کے واسطے خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔

نام اس سورۂ شریف کا نام سورۂ قریش ہے۔ کیونکہ اس مین قریش کا خاص ذکر ہے اور اس سورت کو اس کے پہلے لفظ کے سبب لِایلٰف بھی کہتے ہین۔

ربط ماقبل اور مابعد کے ساتھہ اس سورہ کے ماقبل قرآن شریف مین سورہ الفیل ہے جس مین یہ ذکر ہے کہ یمن کا بادشاہ ابرھہ جب بہت سے ہاتھی لے کر خانہ کعبہ کو گرانے کیواسطے مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کے لشکر کو ہلاک کر کے اس گھر کی حفاظت کی۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک انعام تھا۔ جو بالخصوص قریش پر ہوا۔ کیونکہ قریش یمن اور شام کی طرف تجارۃ کے واسطے جایا کرتے تھے اور ابرھہ کی اس ہلاکت سے تمام قومون پر خانہ کعبہ کی عظمت کا رعب چھا گیا اور وہ لوگ قریش کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اللہ تعالیٰ اسی انعام کو یاد دلا کر قریش کو اپنی عبادت کیطرف متوجہ کرتا ہے سورۃ الفیل اور سورۃ القریش کا ربط باہم ایسا ہے کہ اُبیّ بن کعب اور ایسا ہی بعض دیگر بزرگ بھی ان دونون سورتون کے درمیان بسم اللہ نہین لکھتے تھے گویا یہ دونون ملا کر ایک ہی سورۃ ہے۔ دو جُدا سورتین نہین ہین۔ سورہ مابعد یعنی سورۃ الماعون کے ساتھ اسکا یہ ربط ہے۔ کہ جب اس سورہ شریف مین اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنے انعام یاد دلا کر اپنی عبادت کیطرف متوجہ کیا ہے تو سورۃ الماعون مین ان رذائل سے بچنے کیطرف توجہ دلائی ہے جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

تشریح و معانی الفاظ

قریش قریش کا لفظ قرش سے نکلا ہے۔ قرش ایک سمندر کے جانور کا نام ہے جسکے متعلق مشہور ہے کہ وہ دوسرے جانورون کو کھا جاتا ہے مگر اُسے کوئی نہین کھاتا یعنے بہت طاقتور جانور ہے سب پر غالب رہتا ہے اسی سبب سے اس قوم کا نام قریش رکھا گیا تھا۔ عرب کا ایک شعر ہے۔ ؎

وقریش ھی التی تسکن البحر

بھا سمیت قریش قریشا

ترجمہ۔ قریش وہ ہے۔ جو سمندر مین رہتا ہے۔ اُسی کے سبب سے قوم قریش کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

قرش کے معنے کسب کے بھی ہین چونکہ قریش اپنی تجارت مین کسب اور محنت کے ساتھ اپنی روٹی کماتے تھے اس واسطے بھی ان کا یہ نام ہوا۔

لیث کا قول ہے۔ کہ تقرش جمع ہونے کو کہتے ہین پہلے یہ قوم مختلف مقامات پر پراگندہ پھرتی تھی۔ پھر قصی بن کلاب نے ان سب کو حرم مین جمع کیا اور ایک جگہ اکھٹے ہو کر رہنے لگے اسواسطے ان کا نام قریش رکھا گیا چنانچہ اسپر ایک شاعر نے کہا ہے۔

ابوکم قصی کان یدعی مجمعا

بہ جمع اللہ القبائل من فھر

تمہارے باپ قصی کا نام ہی ہوگیا تھا کہ وہ جمع کرنیوالا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے فہر کے قبائل کو ایک جگہ جمع کر دیا تھا۔

قبیلہ قریش قریش۔ فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کا دوسرا نام تھا۔ قبیلۂ قریش حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم علیہما السلام والبرکات کی اولاد مین سے تھا اور اسی قبیلہ کو یہ فخر حاصل ہوا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ان مین سے پیدا ہوئے جنھون نے تمام جہان کو اپنے نور سے منور کیا اور بنی آدم کیواسطے روحانی کمالات کے دروازے کھولدئے اور تمام دنیا کی متفرق قومون کو اور ان کے متفرق قومی مذاہب کو ایک ہی قوم اور ایک ہی مذہب مین جمع کر کے ایک ایسی توحید قائم کی کہ چار دانگ عالم مین

لا الٰہ الا اللہ

کا نعرہ گونج اُٹھا۔ یہہ توحید اس قلبی تعلق کا نتیجہ تھی۔ جو آنحضرت صلعم کو اپنے رب اور خالق اور مالک کے ساتھہ تھا۔ اگر محمدؐ دنیا مین نہ ہوتا تو انسانی روح کس تنزل کے گڑھے مین اب تک گری ہوئی ہوتی۔ اسیواسطے وہ فخر عالم و عالمیان ہے اور اگر روحون کا خدا کیساتھ تعلق اپنی ترقی کے انتہائی نقطہ مین اس کمال تک پہونچنے والا نہ ہوتا جو اس پیارے نبی نے پہونچایا تو پھر دنیا کی حالت رذالت اس قابل ہی نہ تھی کہ خدا تعالیٰ اُسے خلق کرتا اسیواسطے لولاک لما خلقت الافلاک کا خطاب آپکو عطا ہوا۔

نسب نامہ اب مین قریش کا نسب نامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے لیکر حضرت خاتم النبیین تک اس جگہ درج کرتا ہون۔ اس جگہ اسبات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انساب عدنان تک بیان کئے ہین اور اس سے اُوپر بیان نہین فرمائے۔ جس سے بعض لوگون کو (جنمین سرسید احمد خان صاحب بھی شامل ہین) یہ غلطی لگی ہے کہ آنحضرت کو اس کے اُوپر انساب کا نام نہ آتا تھا۔ یا اس سے اُوپر کا سلسلہ قابل اعتبار نہین ہے۔ یہ بات صحیح نہین۔ کہ یہود چونکہ اہل کتاب تھے اور لکھنے پڑھنے کا رواج ان مین عام تھا۔ وہ جہان حضرت اسحٰق کا نسب نامہ محفوظ رکھتے تھے وہان حضرت اسمٰعیل کا بھی بہ سبب قرب رشتہ داری کے محفوظ رکھا کرتے تھے۔ لیکن کچھہ زمانہ کے بعد جب کہ قومون کی جدائی اور اختلاف بڑھ گیا تو یہودی علماء نے عدنان سے نیچے کا نسب نامہ لکھنا اور اسکی حفاظت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عدنان تک خود بیان کر دیا۔ اور اس کے اوپر جو یہود کے پاس تھا وہ بہرحال محفوظ تھا۔ اس واسطے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

مین یہ نسب نامہ ایک پرانی قلمی کتاب سے نقل کرتا ہون جسکے نسخے ہمارے خاندان مین محفوظ چلے آتے ہین اور سرسید احمد خان صاحب نے جو نسب نامہ اپنے خطبات مین عدنان تک لکھا ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کر لیا گیا ہے وہان تک ہر دو ایک ہی ہین۔ یہ نسب نامہ ہمارے خاندان مین اس واسطے محفوظ چلا آتا ہے۔ کہ عاجز بھی قریش مین سے ہے اس واسطے اس کے ساتھ ہی مینے اپنا نسب نامہ بھی نقل کر دیا ہے۔ جو کہ بوساطت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

عبد مناف سے جاملتا ہے۔

ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات

- حضرت اسحٰق علیہ السلام
- حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

قیدار
حمل
ثابت
سلامان
ہمیع
اُدد
اُد
اَعَدنان
مَعَد
نزار
مضر
الیاس
مدرکہ
خزیمہ
کنانہ
نضر
مالک
فہر
غالب
لوی
کعب
مرۃ
کلاب
قصی
عبد مناف
ہاشم
عبد المطلب
حضرت عبد اللہ

حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا — حضرت علی رضی اللہ عنہ (ابو طالب بن عبد المطلب)

- حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

امام زین العابدین
امام محمد باقر
امام جعفر صادق

عبد الشمس (بن عبد مناف)
اُمیہ
ابی العاص
عفان

حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ اکبر
امام محمد شاہ
رکن الدین شاہ

قاضی عبد اللہ
قاضی نصیر الدین
قاضی برہان الدین
قاضی موسیٰ
قاضی خان
قاضی ظہیر الدین
قاضی لادن دانشمند اچودہنی
شیخ جیون معروف اچودہنی
شیخ اللہ بخش سعنی
شیخ محمد صالح سعنی
ابو مسلم
مفتی شیخ محمد صادق
مفتی شیخ عبد الرسول
مفتی محمد عارف
مفتی شیخ احمد
مفتی عبد الرحیم
مفتی عنایت اللہ مرحوم
محمد صادق عفی اللہ عنہ غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قاضی جمیل الدین ابو السلم
قاضی خواجگی
قاضی ابو الفضل
قاضی محمد یوسف
قاضی محمد
قاضی ابو القاسم
قاضی سلیمان
قاضی احمد
قاضی محمد اندرانی
خواجہ احمد
خواجہ ابراہیم
خواجہ برہان
خواجہ ابو اسحٰق
جمال شاہ
جلال شاہ
حضرت حاتم شاہ
عالیشاہ
امام فیروز شاہ — رکن الدین شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

چند سوالون کے جواب

الحمد للہ - وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃً واکمل دینہ علی الادیان کلہ الی یوم القیامۃ -

امّا بعد - بندہ راجی الغفران انوار حسین خان بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی احمدی - خدمت مین ارباب بصیرت واصحاب خبرت کے عرض پرداز ہے کہ واقعہ ۲ر دسمبر ۱۹۰۸ء ایک پرچہ مسمی بواجب الاستفسار مطبوعہ رفیق پنج پریس مراد آباد بذریعہ ڈاک میرے نام آیا - جو مملو بہ مضامین لایعنی وسوالات بے معنی تھا اور اس مین مختلف پیراؤن سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم حق پسندی چاہتے ہین اور ہمنے مختلف اوقات مین رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت عالی مین بھیجے مگر جواب نہ ملا - اور اس تحریر کو مایہ نازو افتخار قرار دیا ہے - اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو دیکھا تو وہ اسی قابل تھے کہ نظر انداز کئے جاتے اور بجز خموشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تھا مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت مین مستفسر کا فخر ومباہات زیادہ تر قابل اعتماد واستناد عوام کالانعام ہوجاویگا جواب دینے کیطرف عنان شبدیز قلم کو منعطف کرکے جوابات نمبروار ذیل مین درج کئے - وماتوفیقی الا باللہ

العارض - انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - ۵ر دسمبر ۱۹۰۸ء

جواب ۱ - ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت ہے اسی طرح درجہ ہے - رہا یہ کہ کون افضل اور کون ناقص ہے اس کے متعلق ہم مصرعہ زان چار بہ کہ نداشت عیبے کافی سمجھتے ہین - اگرچہ اس کا متصف کوئی ہو اور ان کی فضیلت کی بابت اس سے قبل جواب ہو چکا ہے - اور اقوال و افعال تمام کتب سیر واحادیث مین موجود ہے - اس مختصر تحریر مین گنجائش نہین لہذا بمجبوری اس کا ترک مناسب ہے - اور ان کی فضیلت تمام امت پر ان کی کارگذاری کے موافق ہے باقی رہا اس کا جواب - کہ ہمکو کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے اس کی بابت کچھ نہین کہا جاسکتا - اس زمانہ مین ہر ایک اپنے فعل اور اعتقاد کا مختار ہے - یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا ہے لہذا اس کے جواب کو ہر دیگر ترک کر دیا گیا ہے -

جواب ۲ - اس سوال کا جواب عاقل کیواسطے نمبر ۱ مین ہو چکا ہے - لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہین رہی العاقل تکفیہ الاشارہ - والغافل لاتجد بہ الف عبارۃ -

جواب نمبر ۳ - حضرت علی وحضرت معاویہ وعائشہ صدیقہ رض کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیئے ایسی باتون مین پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہین - فریقین کی طرف اجل صحابہ تھے جن مین سے عشرہ مبشرہ بھی تھے البتہ حضرت علی رض سابقین بالایمان مین سے تھے - اور مہاجر بھی تھے - یہ بات حضرت امیر معاویہ رض مین نہ تھی اور ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک - قول خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا کافی ووافی ہے - کہ خدا نے ہمارے ہاتھون کو اون کے خونون سے بچالیا ہے - اب ہم امید کرتے ہین کہ ہماری زبان بھی خدا محفوظ رکھے گا -

جواب نمبر ۴ - محدثین مین سے امام بخاری کی احادیث اکثر یہ حالت مین تمام کتب احادیث مین اعلیٰ وارفع ہین اور وہ سب احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہون واجب العمل ہین خواہ کسی کتاب حدیث مین ہون - بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح نہون -

جواب نمبر ۵ - حضرت امام حسن وامام حسین کے انجام کار کا علم خدا کو ہے کہ بعد ممات کیا حالت ہوئی - مگر وہ ہر دو صاحبزادے متورع اور باخدا ومظلوم تھے اور صبر واستقامت کو خدا کی راہ مین دکھلا کر جان بحق تسلیم ہوئے - حضرت امام حسن رض کی وفات کا باعث بذریعہ اکثر روایات کے زہر بتلایا جاتا ہے اور امام حسین رض کا واقعہ کربلا مین تبہر دستان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی کی حالت مین جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث ہر دو صاحبان کے جنتی ہونے پر ناطق ہے - الحسن و الحسین سیدا شباب اہل الجنۃ - ان کی اولاد مین جو لوگ باخدا ہوئے - وہ سب واجب التعظیم ہوئے ہین - ان کی حالت انجام کار کی حالت خدائے علیم کو ہے - لعن یزید فرض و واجب نہین - اگر ابلیس پر بھی کوئی شخص تمام عمر مین لعنت نہ کرے - تب بھی مواخذہ نہین -

جواب نمبر ۶ - ائمہ دین جو حضرت ابو حنیفہ وشافعی واحمد حنبل ومالک رح کہلاتے ہین - ان کے مساعی جلیلہ سے بہت بڑا فائدہ دوسرون کو ہوا ہے ان کی تقلید اوس قدر ضروری ہے - جسقدر کتاب اللہ اور کتاب الرسول کے موافق ہے - ذاتی رائے کا (اگر کچھ ہو) تسلیم کرنا جائز نہین -

جواب نمبر ۷ - مسائل فقہی بھی اوسیقدر قابل تسلیم ہین جس قدر کتاب اللہ وکتاب الرسول کے مطابق ہین - باقی نا واجب التسلیم -

جواب نمبر ۸ - طریقت کے معنے ہین چلنا - رہی یہ عبارت - کہ جن کو لوگ پیشوا کہتے ہین مثل حسن بصری وغیرہم رض - اور اپنے شجرہ قائم کرکے بیعت کرتے ہین یہ سوال تو انہین سے ہونا چاہیئے - کہ جو لوگ ایسا فعل کرتے ہین - اور چونکہ عبارت "یہ لوگ مین" مشار الیہ کا پتہ نہین - لہذا اس کا جواب بھی بے پتہ یا محذوف ہونا چاہیئے - ان کی ولایت یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جاسکتا ہے کہ حضرات مذکورین یا جو صاحب کہ حکم خدا ورسول کے پابند وعامل ہون اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن شریف مین فرمائی ہے ثابت کردین یا اون مین پائی جاوے - وہ بموجب آیۃ شریفہ اللہ ولی الذین آمنوا کے ولی ہون گے اور ان کی بزرگی بھی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول ومحبوب ہون گے - اسی پیمانہ کے مطابق جو صاحب ہون ان کی تحریر یا تصنیف بھی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے - جسقدر ان کے حالات موافق کتاب اللہ وکتاب الرسول کے ہون - باقی رہا انجام ومآل اور حق وناحق کا علم وہ خدا کو ہے - ولا یحیطون بشیٍٔ من علمہ الا بما شاء - یعنے اللہ کے علم پر احاطہ نہین کرسکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علمہا عند ربی ہو - تو پھر کسی دوسرے کو کیا حق ہے - کہ ایسے سوال کا جواب دیسکے - ہمین ان کی نسبت یہی کہنا چاہیئے - تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون -

جواب نمبر ۹ - حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری اسرائیلی کی وفات آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ .. .. .. سے ثابت ہے - آیت فلما توفیتنی الخ وقد خلت من قبلہ الرسل وحدیث انہ یجاء برجال من امتی الخ ملاحظہ طلب - اور جسم خاکی کا آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محالات عقلی مین سے ہے - رہا یہ سوال کہ انکو کہان صلیب دیگئی وغیرہ وغیرہ - اس کا تذکرہ اناجیل مین موجود ہے - فمن شاء فلیطلب -

جواب نمبر ۱۰ - حضرت امام مہدی صاحب و دجال وغیرہ کے متعلق مستفسر صاحب کتب احادیث کی سیر فرماویں - اگر یہ کام وقت طلب اور متعسر معلوم ہو - تو حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ میں اختلاف روایات کو ملاحظہ کریں اور اگر تحقیقات ملحوظ خاطر ہے - تو عسل مصفّٰے مطبوعہ اسلامیہ لاہور ۱۹۰۱ء تمام و کمال معائینہ فرماویں اگر یہ قیمت سے خریدنے میں اپنا نقصان خیال فرماویں تو مجھے طلب کریں - کیونکہ اس مختصر سوال کے متعلق بڑی بڑی ضخیم کتابیں طبع ہو چکی ہیں اور اسکی تحقیقات کے واسطے گویا بحر زخار میں غوطہ زنی ضروری ہے - بوجہ تطویل کے ترک لازم آیا۔

جواب نمبر ۱۱ - لاریب و بیشک حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان امام اللہ فیوضہ علی العالمین مہدی معہود و مسیح موعود ہیں - اور تمام علامات احادیث و نشانات ان کی ذات بابرکات میں اظہر من الشمس و ابین من الامس ہیں اور جناب ممدوح کے اقرار و دلائل کا اظہار تمام کتب جناب ممدوح میں موجود ہے - اس مختصر میں گنجائش نہیں - اس کے واسطے بہت بڑا دفتر درکار ہے - اس وجہ سے بجز اجمال کے اور کوئی چارہ نہیں - مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و مولوی شاہ عبد العزیز صاحب و مولوی اسمٰعیل صاحب و سید احمد صاحب کی صلاحیت و وحدانیت ان کی تحریرات سے ثابت ہے - انجام کار کی خبر خدا کو ہے۔

جواب نمبر ۱۲ - حضرت سرور کائنات کو معراج بارہا ہوئی ہے - جیسا کہ کتب احادیث سے پایا جاتا ہے اور قرآن شریف سے رات کیوقت معراج کا ہونا ثابت ہوتا ہے - جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات عقلی سے ہے - اور خلاف قانون قدرت کے ہے - لہذا معراج جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ جسم نورانی عین حالت بیداری میں ہوئی - یہ سوال کہ جسم نورانی کے وقت دوسرا جسم کہاں تھا - یہ اہل کشف خوب سمجھتا ہے جو اس کوچہ سے نابلد ہو اسے کیا سمجھائیں مختصر مثال یہ ہے کہ خواب کے وقت جو جسم دور دور تک ہو آتا ہے وہ بھی ہوتا ہے اور یہ موجودہ جسم خاکی بھی - رہا یہ سوال کہ اس کا جواب مدلل بدلائل شرعیہ ہو - وہ دلائل تمام کتب امام ہمام میں موجود ہیں - لہذا اس سے اعراض کیا جاتا ہے - کیونکہ وہ مختصر الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتے - اس وجہ سے ترک مناسب معلوم ہوا۔

جواب نمبر ۱۳ - اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے برگزیدہ کرے۔ يفعل الله ما يشاء ويحكم ما يريد جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے حکم کرتا ہے اور ان الله على كل شئ قدير - اللہ تعالیٰ ہر کام پر قادر ہے - البتہ یہ نہیں ہو سکتا - کہ بغیر اتباع کتاب اللہ و کتاب الرسول اور بجز بطریق اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علیحدہ شریعت قائم کر سکے یا کتاب اللہ میں کسی قسم کی کمی و بیشی کر سکے - یہ کسی حالت میں ہو سکتا ہے آیت وآخرين منهم لما يلحقوا بهم و حدیث ذیل خیال طلب ہے۔

حدثنا عن ابو الواصل عن الحميد عن ابي صديق عن الحسن بن يزيد السعدى عن ابي السعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج رجلاً من امتى يقول بسنتى ينزل الله عز وجل القطر من السماء ويخرج الارض بركتها وتملاء الارض منه قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً يملك سبع سنين - رواه ابو داؤد وكذا فى المشكوة - یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اُمت میں سے ایک شخص برآمد ہوگا - جو میرے فضل کا ذکر کریگا - اور اللہ تعالیٰ اس کی خاطر سے مینہہ برسائیگا - اور زمین اپنی برکت نکالیگی - اور اس سے زمین عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی - سات سال تک مالک ہوگا - روایت کیا ابو داؤد نے اور مشکوٰۃ میں بھی یہ حدیث درج ہے۔

جواب نمبر ۱۴ - سید احمد خان علیگڈھی کا عقیدہ - ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے - اس کو ان کی تالیفات میں دیکھنا چاہیئے انکی تحریرات میں جسقدر موافق کتاب اللہ کے ہو (اگر کچھ ہو) اُسی قدر مان لینے کے لائق ہے - ورنہ نہیں۔

والسلام على من اتبع الهدى

العارض

حکیم مولوی انوار حسین خان - احمدی شاہ آباد ضلع ہردوئی - مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

بیعت

مستری چراغدین صاحب ساکن نظام آباد نے حضرت اقدس کی بیعت بذریعہ خط کی ہے

ایک معزز دوست کی فرمائش پر نام خصوصیت سے یہاں لکھا گیا۔

انجمن احمدیہ کوئٹہ

برادر محمد حیات صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ کوئٹہ کی انجمن احمدیہ کا تمام بلوچستان کیواسطے انجمن ضلع ہونا صدر مقام سے منظور ہو گیا ہے اس لئے تمام احمدی جو حدود بلوچستان میں رہتے ہوں اس معاملہ میں عالم شیر خان صاحب سارجنٹ پولیس واسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ کے ساتھ خط و کتابت کریں۔

ضرورت

رسید زر

۳۱ - دسمبر ۱۹۰۷ء

۱۸۱۳ - مفتی گلزار محمد صاحب عہ

۱۸۸۷ - مولا بخش صاحب للعہ

علی شیر سپاہی گوجرات عہ

حکیم احمد الدین صاحب شاہدرہ عہ

۱۳۳۳ - بابو غلام غوث صاحب للعہ

۱۰۹۳ - رحیم بخش صاحب ہے

۱۸۵۸ - فضل داد صاحب للعہ

۱۴۸۴ - محمد علی صاحب للعہ

۱۳۱۶ - عبد العزیز صاحب ہے

۱۴۵۶ - ڈاکٹر محمد رمضان للعہ

۸۲۵ - امام الدین صاحب للعہ

۱۸۶۳ - محبوب علی ہے

۱۸۷۳ - مستری محمد دین صاحب ہے

۲۸۱ - ڈاکٹر یعقوب خان صاحب ہے

۱۴۱۵ - عمر الدین صاحب للعہ

۱۹۸ - شیخ احمد صاحب ہے

۱۵۳۶ - نبی شاہ صاحب ہے

۱۱۶۸ - شیخ خدا بخش صاحب عہ

۲۶۷ - نوابدین صاحب للعہ

۱۲۴۳ - حافظ فضل احمد صاحب للعہ

۲۱۵ - حکیم خادم علی صاحب ہے

۱۵۰۵ - غلام محمد صاحب للعہ

۱۰۸ - مولوی غلام حسین صاحب للعہ

۱۲۶۸ - سید مدثر شاہ صاحب للعہ

۱۴۱۶ - سلطان ابراہیم صاحب للعہ

۵۳ - ڈاکٹر محمد حسین صاحب صہ

۲ - جنوری ۱۹۰۸ء

۱۱۴۰ - مدد علی صاحب ہے

۳ و ۴ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۴۷۸ - محمد یعقوب صاحب ہے

۵۲۷ - عبد الرحمٰن صاحب للعہ

۹۵۴ - محمد عبد الرشید صاحب عاہ

۱۸۹۵ - محمد حسین صاحب للعہ

۱۶۴۷ - چودہری کرم الٰہی للعہ

۵ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۲۱۹ - جان محمد صاحب ہے

۲۸۸ - حکیم فضلدین صاحب ہے

۶ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۲۹۹ - [illegible] صاحب عاہ

سلطنت ایران کی نازک حالت

شاہ مظفرالدین قاچار شاہ ایران نے اپنی ماتحت کی پولیٹیکل حالت کے متعلق جو قواعد نافذ فرمائے تھے شاہ حال و پارلیمنٹ نے چند شرائط اور بڑھائی ہین جن مین سے بعض کو ہم یہان لکھتے ہین۔

چونکہ ایران کا مذہب شیعہ ہے لہذا ضروری ہے کہ تخت ایران کا فرمانروا شیعہ ہو۔ اور شیعہ مذہب کو ترقی دینے والا ہو۔ نیز اگر کوئی شاہ ایران شیعہ مذہب کے خلاف ہو تو اس کو تخت سے برطرف کیا جائے (تعصّب)

ایرانی جھنڈے یا نشان کا رنگ سبز سُرخ اور سفید ہوگا۔ جسپر آفتاب اور شیر ببر کی تصویرین ہون گی۔ ..... کوئی خاص راز بھی پوشیدہ نہ رکھا جائیگا۔ بلکہ پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائیگا۔ ...... قانون کی نظر مین سب ایرانی مساوی الدرجہ ہون گے اور کسی ایک کو کسی دوسرے پر کسی قسم کی فوقیت نہ ہوگی۔ ...... غیر منقولہ جائیداد محفوظ رکھی جائیگی اور کسی کو جبراً کسی کے گھر گھسنے کی اجازت نہ ہوگی۔ .... بغیر قیمت دینے کسی شخص کو کوئی چیز خریدنے کا کوئی استحقاق نہ ہوگا۔ ..... کوئی ایرانی بغیر خاص سرکاری حکم کے جلاوطن نکیا جائیگا۔ ..... ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ تعلیم صنعت و حرفت حاصل کرے۔ .... سوائے اسلام کی مخالف کتابون کے ہر قسم کی کتابین شائع ہوسکتی ہین۔ لیکن اگر کوئی کتاب خلاف قانون شائع ہوگی۔ تو چھپوانے اور چھاپنے والون کو سزائین دی جائین گی۔ ..

..... تخت ایران نسلاً بعد نسلاً جلالتمآب محمد علی اور ان کی اولاد کے قبضہ مین رہیگا۔ ...... جب تک کوئی شاہ پارلیمنٹ کے دونو ہوسون اور جلسہ وزراء کے سامنے اگر یہ قسم نہ کھائے کہ مین خداوند عالمین کو گواہ کرکے قرآن مجید اور تمام تبرکات کی قسم کہاتا ہون کہ استحکام سلطنت ایران پر مین اپنے تئین مستقل رکھون گا اور پولیٹیکل قوانین کی حفاظت کرونگا اور شرائط کی پابندی کے ساتھ جو کچھ کرونگا۔ اس مین خداوند عالمین کو حاضر وناظر سمجھونگا اور کوئی ایسی بات نہ کرون گا جس مین ایران کی بھلائی نہ ہو۔ مین خداتعالیٰ سے دعا کرتا ہون کہ اصلاح ایران مین میری مدد کرے اور تمام اولیاء اللہ میرے حامی و ممد ہون مین کوشش کرکے مذہب شیعہ کو فروغ دونگا۔ اس کے بعد وہ تخت نشین کیا جائے گا۔ ...... بادشاہ بذات خود اپنے کسی فعل کے جواب دہ نہ ہون گے۔ لیکن ان کے وزراء پارلیمنٹ کے دونو ہوسون مین جواب دہ ہین۔ ..... جو شخص مسلمان نہو اور ایران مین پیدا و پرورش نہ ہوا ہو۔ اور نیز ایرانی رعایا نہ ہو۔ وہ کبھی وزیر اعظم نہین ہوسکتا .... کوئی جج یا مجسٹریٹ بلا اپنی مرضی کے دوسرے مقام پر منتقل نہ کیا جاوے۔ ..... غیر ملک کا کوئی آدمی فوج مین بھرتی نہ ہوگا۔ جب تک جائز اجازت نہ پالے۔ اس وقت تک کوئی غیر ملک کی فوج نہ تو اس ملک مین رہنے پائیگی اور نہی اندرون ملک سے گذرنے پائے گی۔

باوجود اس کے دوسری طرف ہم یہ پڑھتے ہین۔ کہ شاہزادہ امجد الملک نے شاہی مسجد طہران مین بعد از نماز ظہر ۵ ہزار آدمیون کے مجمع مین مفصلہ ذیل تقریر کی۔

ہمارے صوبے بغاوت پر آمادہ ہین۔ ملک مین کوئی حکمران طاقت نہین ہے اور جہان کہین ہے وہان بھی اس کا عمل درآمد رعایا اور امن عامہ خلائق کے خلاف ہو رہا ہے دشمن ہمین ہر دو جانب سے دبا رہا ہے ملک کو غارت و برباد کرنے کے علاوہ ہمارے بھائیون کا خون بہا رہے ہین اور ہمارے سرسبز و شاداب قصبون کو اوجاڑ رہے ہین۔ روسی سازشین خاص پایۂ تخت اور دربار شاہی مین دن بدن بڑھتی جاتی ہین۔ کیا تم ان سب کا سبب جانتے ہو؟ اور نیز یہ کہ وہی اسباب کیون کسی ملک کی ترقی کا باعث ہوتے ہین جن کا اثر یہان برعکس ہے؟ اگر تم خود اس کا سبب نہین سمجھ سکتے تو مجھے اس کے بیان کرنے کی اجازت دو۔

"مین کہہ سکتا ہون کہ اس سب کا باعث تمہارا موجودہ شاہ ہے اور جو سیاستی پالیسی بانی مبانی ہے یہ تمہارا شریک حال نہین ہے اور نہ اس کی یہ تمنا ہے کہ تم آزاد اور سرسبز و شاداب ہو وہ تمہاری پارلیمنٹ کی راہ مین ہر قسم کی رکاوٹ جو کہ اس کے امکان مین ہے پیدا کر دیتا ہے اس لیئے کہ عوام کی جو امیدین اس کے ساتھ وابستہ ہین۔ منقطع ہو جائین"

جب کہ اسپیچ مذکور ختم ہوگئی تو چند سو آدمی جنکی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے اپنی جگہ سے اوٹھے اور چیرز ظاہر کرنے کیلئے دیئے۔ کہ وہ شاہزادہ کی پیروی کرنے کو اور موجودہ شاہ کو تخت سے اُتار کر ملک کو اس نازک حالت سے نجات دلانے کیلئے تیار ہین۔

دونو عبارتون کے پڑھ لینے سے یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ اہل سنت و جماعت کے خلاف شیعیت کی رگ کس قدر جوش پر ہے اور پھر باوجود اس کے بدامنی کس درجہ پر ہے۔

ہمارے نئے لفٹنٹ گورنر بالقابہ

واضح ہو کہ سر لوئیس ڈین صاحب امتحان سول سروس پاس کرکے ماہ نومبر ۱۸۷۶ء کو ہندوستان مین تشریف لائے اور سب سے پہلے آپ بطور اسسٹنٹ کمشنر کے اسی پنجاب مین تعینات کئے گئے تھے اور آپ ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء مین سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر کئے گئے تھے اور موسم بہار ۱۸۸۲ء تک جبکہ سر رابرٹ صاحب موصوف ریٹائر ہو گئے تھے اس عہدہ کا کام انجام دیا اس کے بعد آپ لاہور مین سپیشل ڈیوٹی پر مقرر کئے گئے تھے۔ پھر چند سال تک چیف کورٹ پنجاب مین بطور قائم مقام رجسٹرار کے کام کیا اور ۱۸۸۷ء مین ضلع گوجرانوالہ کے افسر بندوبست تھے اور ۱۸۹۲ء مین پشاور کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے چھ سال بعد ۱۸۹۸ء مین گورنمنٹ پنجاب کے چیف سکرٹری مقرر ہوئے جبکہ فرلو کی لمبی رخصت پر ولائت تشریف لے گئے تھے اور ۱۹۰۱ء مین ولائت سے واپس آنے پر رزیڈنٹ کشمیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۳ء کے موسم بہار مین جبکہ سر ہیو بارنس صاحب بہادر نے ملک برما کی لفٹنٹ گورنری حاصل کی تب ان کی جگہ پر آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے سرشتہ فارن کے سکرٹری مقرر کئے گئے اور جب سے اسی عہدہ جلیلہ پر کام کر رہے ہین ۱۹۰۴ء کے ماہ اکتوبر مین جو خاص سفارت گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے بھیجی گئی تھی آپ اس کے انچارج افسر تھے اور ۱۹۰۵ء کے موسم بہار مین کابل سے واپس آنے پر پھر فارن سکرٹری کا عہدہ پر کیا اور انہین خاص خدمات کے صلہ مین آپ کو خطاب کے سی آئی ای کا عطا کیا گیا تھا۔ اور اس سے پہلے ۱۹۰۴ء مین آپ سی ایس آئی کا خطاب حاصل کئے ہوئے تھے۔

عبرت

حیدر آباد دکن مین موسیٰ ندی کے کنارے ایک فیل خانہ ہے۔ جس مین ایک مست ہاتھی ہے، اس نے اپنے پاس سے گذرنے والی ایک لڑکی کی کمر مین سونڈ ڈال کر اُٹھا لیا اور چکر دے کر زمین پر دے مارا۔ پھر لڑکی کی ٹانگ پر پاؤن رکھ کر سونڈ سے دوسری ٹانگ پکڑی اور چیر ڈالا دونو ہاتھ شانون سے الگ کر دئے۔ کھوپری کے کئی حصے کر دئے۔ اور لاش کے ٹکڑے نیچے لیکر بیٹھ رہا۔ بڑی کوشش کی گئی مگر وہ ٹکڑے نہ دیتا تھا۔ آخر دس برچھیان اس کی سونڈ مین چبھو کر سونڈ آسمان کی طرف کی گئی اور قریباً سو سوار بہالدارون نے ہاتھی کے تمام جسم پر برچھیان چبھوئین اور کئی چپڑاسی اس کی دم پکڑ کر تانے رہے۔ جب جا کے خاص جہادت نے گوشت کے چند ٹکڑے نکالے ہم نے اس موت کی مفصل کیفیت اس خیال سے لکھی ہر کہ انسان اپنی ضعیف ہستی پر نظر کرکے اور تکبر و غرور فرعونیت طول امل خدا سے بے پروائی چھوڑ دے۔

دلچسپ باتین

شاہ لیوپولڈ عرصہ سے بیوی کی تلاش مین سرگردان تہے آخرکار پیرس کی ایک لیڈی جو کسی لارڈ کی بیوی تہی شادی کرلینے پر رضامند کرلیگئی۔ سیر کا بہانہ کرکے وہان پہونچے اور پیرس مین پہونچکر شاہ موصوف نے کسی گاؤن کے چھوٹے سے گرجے مین نکاح کرلیا۔ کچھ عرصہ بعد جب بچہ پیدا ہوا تو راز کہلا پارلیمنٹ بادشاہ کی اس حرکت سے ناراض۔ ان کو کاروبار سے علیحدہ کردیا ہے۔

آرام پسندی یہان تک ترقی کرگئی ہے کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے کمرے مین سے اگر کوئی چیز دور پڑی ہو تو اس کو لینے کے لئے اٹھنا نہ پڑے ایک ایسی ایجاد کیگئی ہے جس سے کرسی کی نشست ایک کمانی کے دبانے سے چل سکتی اور رک سکتی ہے۔ پس جب چاہین ایک سرے سے دوسرے تک جاسکتے ہین۔

سنہری مچھلی کی دم مین پیوند لگانے کی صنعت کو جاپانیون نے کمال تک پہونچا دیا ہے۔

یہ مچھلی بچہ ہوتی ہے تو اس کا گوشت ایسا شفاف ہوتا ہے کہ جسم کے کل اعضا صاف صاف نظر آتے ہین ایسے وقت مین مشاق جاپانی اور تجربہ کار جاپانی اپنی آنکھون پر خوردبین کا آئینہ لگاکر چھوٹے چھوٹے اوزار ساتھ لیکر پانی کی تہ مین چلا جاتا ہے اور مچھلی کی دُم تراش کر ۳ و ۴ دم مین لگا دیتا ہے اور پٹی باندھ دیتا ہے اس طرح عجب گچھے دار دم نکلتی ہے۔ جو ۲۰۰ پونڈ تک قیمت پاتی ہے۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے مظفرگڑھ کے فرقہ ارائیان کو بہی زراعت پیشہ اقوام مین داخل کرنا منظور فرمایا ہے اب تک زراعت پیشہ نہ سمجھے جاتے تھے۔ خاص رعایت مین شامل ہونا مبارک!

آسٹریلیا کی خبر سنئے وہان سخت گرمی ہے۔ سایہ تلے بہی پارہ سو ڈگری سے اوپر یہان کے صوبہ وکٹوریہ مین گرمی کی شدت سے تین درجن آدمی مر گئے۔

شراب نہ پینے کی وجہ ایک پادری نے خوب بیان کی۔ کہ مین ۱- لرلس سوسائٹی کا ممبر مین ہون۔ ۲- ابہی گرجے مین جا رہا ہون ۳- مین ابہی ایک جام چڑھا کر آیا ہون (خوب!)

دلچسپ باعی

بنیون نے یارب خدائی لوٹ لی۔
لوٹ لی تیری دہائی لوٹ لی۔
چٹکی بھر آٹے مین مٹھی کو مروڑ
بنیون نے ایک ایک پائی لوٹ لی
ہاتھا چہانٹی اس قدر کی ہے کہ اب
اگلی پچھلی سب کمائی لوٹ لی۔

سینگدار عورت

ملک کناڈا سے ڈاکٹر اڈرسی لارہنس لکہتے ہین جسکی تصدیق شہر ہلٹن کے کئی ڈاکٹرون نے بہی کی ہے۔ کہ ایک عورت کے ۵۵ سال کی عمر مین پیشانی پر ایک سینگ نکلنا شروع ہوا وہ کہوپری سے ملحق تہا اور بڑھ کر دو انچہ ہوگیا۔ کوئی دو سال ہوئے کہ عورت کا سر دروازہ مین لگنے سے یہ سینگ بقدر ایک انچہ کے ٹوٹ گیا۔ مگر بڑھ کر پہر پانچ انچہ ہوگیا تہے مین اس کا قطر ایک انچہ تھا۔ اور اوپر کا حصہ نوکیلا تہا۔ ڈاکٹر لارہنس نے عمل جراحی کے ذریعہ سے اسی کاٹ ڈالا۔ وہ مینڈھے کے سینگ کے مشابہ تہا۔

مہاتما۔ آنکہہ بچی اور پرایا مال اپنا۔

لڑکے۔ جو کسی کی پرواہ نہ کرین۔ باپ کی لاج نہ مان کا ڈر

دوست۔ رسوائے مصیبت اور سب وقت حاضر

نوکر۔ تنخواہ کے وقت حاضر اور کام کیوقت غیر حاضر

برادر۔ دل مین کھپٹ اور ظاہر مین جھپٹ۔

حکیم۔ ڈاکٹر۔ وید۔ موقع بنے تو مریض کو سیدہا عدم آباد کو روانہ کردین۔

پنڈت۔ ملا۔ پیٹ کے واسطے عوام کو چاہ جہالت مین دھکا دیکر گمراہ کرین۔

پلیڈر جس ہانڈی مین کہائین اسی مین چھید کرین
بعض حاکم۔ مٹھی گرم طبیعت نرم
عالم۔ خودرا فضیحت دیگران نصیحت۔

اعداد و شمار

ماہ نومبر مین پنجاب مین ۸۲۰۸۹ بچے پیدا ہوئے۔ اور فوتیدگی ۶۵۰۲۹ ہوئی۔ (افزائش مبارک)

سندھ کی مصری کپاس گیارہ سو اکاسی من چودہ روپیہ اڑہائی آنے نرخ تک سب جاپانیون نے خرید لی۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۲۰۲۳ اموات ہوئین

کل تعداد اس ہرجانہ کی جو چین نے غیر طاقتون کو دینا ہے چھ کروڑ چالیس لاکھ ہے۔ سنہ ۱۹۴۱ء تک۔

امریکن گورنمنٹ چاندی خرید رہی ہے۔ جمعرات کو دو لاکھ اونس

کیپ گورنمنٹ کی طرف سے دس لاکہہ بیس ہزار سات سو پونڈ کا قرضہ لنڈن مین شائع ہوا۔ ۳½ فیصدی۔

لاہور و حصار مین پیداوار فصل کی بقدر ۴ر
گوڑگانوں۔ کرنال۔ کانگڑہ فیروزپور
منٹگمری و گوجرانوالہ ۶ر
جالندہر۔ گورداسپور سیالکوٹ اٹک
میانوالی۔ ملتان جہنگ مظفرگڑہ مین ۸ر
انبالہ۔ امرتسر۔ ڈیرہ غازی خان ۱۰ر
ہوشیارپور۔ گوجرات۔ راولپنڈی ۱۲ر

پنجاب کی اندرونی تجارت کی رپورٹ مین مذکور ہے کہ سنہ ۱۹۰۴ سے سنہ ۱۹۰۶ء تک پنجاب کی تجارت درآمد کی اوسط ۲۹۱۲۱۵۰۷ من اور قیمت ۲۰۶۲۲۷۲۷۹ اور برآمد کی ۱۴۱۴۰۲۲۰۵ من اور قیمت ۱۹۶۳۳۲۵۳۵ روپے نکلتی ہے۔ یکم اپریل سے ۳۰ نومبر تک ۱۷½ کروڑ پونڈ چاہیئے تمام ہندوستان سے بذریعہ جہاز

اب تک طاعون سے ہندوستان کے اندر ۶۰ لاکہہ موتین ہوچکی ہین سنہ ۱۹۰۷ء مین تقریباً گیارہ لاکہہ فوتیدگیان ہوئین۔

گورنمنٹ ہند بمبئی مین انسداد طاعون پر ۲۵ لاکہہ صرف کرچکی ہے

ضلع پشاور مین بروئے گذشتہ مردم شماری کے سوا پانچ لاکہہ آبادی ہے سنہ ۹۳ء مین ایک لاکہہ ۳۳ ہزار گائین تہین اور اٹھارہ ہزار اونٹ۔

محصول نمک کی شرح مین کمی کرنے کے سبب گذشتہ ۹ ماہ مین ۲۰۶۷۲۰۱۹ من زیادہ نمک خرچ ہوا۔ جن سے محاصل مین ۱۳۱۳۴۶۰۵ روپے کی کمی ہوئی۔

گذشتہ ہفتہ کے اندر کل ہندوستان مین ۳ لاکہہ چودہ ہزار امدادی کامون پر تھے۔ ہفتہ ماسبق سے ۸۳ ہزار زیادہ۔

صوبجات متحدہ مین ۱۳ مارچ تک قحط زدگان کی پرورش پر پچاس لاکہہ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔

امرتسر پٹی کی شاخ ریلوے ۲۰ میل تک ہوگی جس کمپنی کے مشترکہ سرمایہ سے بن رہی ہے اس کا صدر مقام بمبئی ہے۔ اس کے حصون کی قیمت بجائے سو کے ایک سو دو ہوگئی۔ اوسط آمدنی فی میل ۱۲۵ روپے فی ہفتہ ہوچکی ہے۔ (حیرت)

پونا کے لوگون مین پنچایتی فیصلے ہونے شروع ہوئے انہون نے ۱۳ ہزار مقدمات کا فیصلہ کیا۔ ۸۰ لاکہہ روپیہ مستحقین کو دلوایا۔ جس پر خرچ قریباً ۴ ہزار ہوا۔ ۴½ لاکہہ کی بچت۔

عام طور سے خیال کیا جاتا ہے کہ شہر لاہور مین ۲۰ لاکہہ گیلن پانی ہر روز خرچ ہوتا ہے جس سے ۵ لاکہہ ضائع جاتا ہے۔

ہندوستان کی تجارت ترقی پر ہے سال رواں کے ابتدائی آٹھ ماہ

میں درآمد کی مقدار ایک کروڑ ۱۲ لاکھ فیصد برآمد کی ایک کروڑ ۲ لاکھ ہے۔

ٹرنسوال کے ایک سو سولہ ہندیوں نے جو جنگی سپاہی رہ چکے ہیں۔

لارڈ ایلجن کو دردناک مضمون کی لکھی ہے کہ شاہی گورنمنٹ اگر ذلت و خواری سے ہماری حفاظت نہیں کر سکتی تو سب کو میدان میں کھڑا کر کے توپوں سے اُڑا دے ہم جان دین گے اور اُف تک نہ کرین گے۔ (قابل رحم حالت ہے)

جودھ پور بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے کاریگروں نے شکایتوں کی عدم شنوائی سے تنگ آکر کام بند کر دیا۔

ایک شکایت اُنکی یہ ہے ہم سے نو گھنٹہ روز کام لیتے ہیں ایک گھنٹہ کم ہو۔ اگر کام کرائیں تو اُوور ٹائم دیں۔ دوسری یہ کہ سالانہ ترقی بند ہے۔

کلکتہ میں ٹریموے کمپنی کا ایک ملازم ایک پوشاک چرانے کے جرم میں ملزم بنا۔ جسکی قیمت دس روپے ہے وہ خود اُسے پہنے ہوئے تھا۔

فرنچ سپاہ پچاس میل کا فاصلہ بعجلت طے کر کے کاسابلینکا میں پہونچی اور مولائے حفیظ کے لشکر سے جنگ شروع کر دی جسے اُس نے کچھ عرصہ کے بعد مغلوب کر لیا۔

اِدہر مراکش کے قبائل نے جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔

برانڈرتھ روڈ جسے کیلون والی سڑک بہی کہتے ہیں وہان ایک معزز شخص صبح کیوقت جا رہا تہا۔ قضاء حاجت کے لئے ایک جگہ بیٹھ گیا۔ ایک بدمعاش نے کیلون سے نکلکر لات ماری اِتنے میں دو اور شخص بہی نکل آئے اور حملہ آور ہوئے بیچارے کی جیب سے ایک سو نو روپے نکال لئے۔

حوادث زمانہ

آتش زدگی سے نوشکی (ضلع کوئٹہ) کی تحصیل کا دفتر جل گیا تمام سرکاری کاغذات بھی تلف ہو گئے (افسوس)

راولپنڈی کے بڑے بازار میں آتش زدگی ہوئی ایک دوکاندار نے دس بارہ ہزار کا نقصان اُٹھایا کہتے ہیں کہ نقب لگا کر چوروں نے آگ لگا دی۔

ترہٹ سٹیٹ ریلوے کے سٹیشن مظفرپور و کانتی کے درمیان ایک اپ گوڈس ٹرین ۔۲۰ ڈوون مکس ٹرین گاڑی سے ٹکرا گئی جسکا ڈرائیور زخمی فائرمین ہلاک ہوا۔

کلکتہ کے متصل ایک سن کے کارخانہ میں آگ لگی۔ ۱۷ سترہ ہزار کا نقصان ہوا۔

پیگو مولمین ریلوے سیکشن ۔۔ پر گاڑی پٹری سے اُتر گئی۔ کیونکہ سڑک پر ایک بھینا چڑھ آیا۔ کئی گاڑیاں پٹری سے اُتر گئیں۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔

۱۲ جنوری کو جس وقت زلزلہ بلوچستان میں آیا۔ اُسی وقت پانیر سیبی میں بہی آیا۔ شریع میں دو جھٹکے آئے سناری اور ریرنائی میں. بہی شام کے وقت زلزلہ آیا۔

حضور لاٹ صاحب بنگالہ کو پاؤں پھسلنے سے کلائی میں چوٹ آئی۔ جلسہ سٹیٹ ہال میں شریک نہ ہو سکے (افسوس)

حاجیان مجاز میں وبائے ہیضہ بہت تباہی ڈہا رہی ہے ہر روز بروئے اوسط دو سو مرتے ہیں۔ (عبرت)

ایکرہ (غرب افریقہ) میں طاعون پہوٹا۔ منگوار ۲ جنوری کی صبح کو ۱۲ بجے کابل میں زلزلہ محسوس ہوا۔

جنوبی ہند میں نیلگری ریلوے کی سڑک پر دو جگہ پھر ٹیلے آپڑے۔ آمد و رفت مسدود۔

سری نگر کشمیر میں ۱۵ جنوری کی رات بوقت دو بجے شب حلوائی کی دوکان میں آگ لگی۔ تین سو مکانات جل گئے۔ ۱۶ تاریخ کو پھر نمودار ہوئی۔ لیکن صرف ایک ہی دوکان جلا۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ تک۔ (وقنا عذاب النار)

کرمان شاہ میں تہوڑی دیر کے لئے غدر ہو گیا۔ رعایا نے سرکاری خزانہ لوٹ لئے اور حاکم کے محل پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

کیمبل پور سے ایک آتش زدگی کی خبر آئی۔ تقریباً ۴۰۔۵۰ ہزار کا نقصان۔

جمعہ گذشتہ کو لندن میں مجلس وزارت کمیٹی نے کی مدلونگی خواہشمند عورتوں کی بھیڑ نے حملہ کیا۔ پانچ عورتیں گرفتار ہوئیں۔ نیک چلنی کی ضمانت دینے سے انکار کرنے پر ۳ ہفتہ سزائے قید دیگئی۔

ہنگامہ میمن سنگہ کے الزام میں پچاس آدمی پکڑے گئے تہے چار پر مقدمہ چلایا گیا۔

سٹیشن چینگری پاتہ پر حملہ کر کے جو گروہ سات سو روپیہ لے گیا تہا اُس کے متعلق دو بنگالی گرفتار ہوئے۔

ٹریموے کی دو مسافروں پر دو بنگالیوں نے شدید حملہ کیا۔

کیا ہونیوالا ہے؟

۱۹۱۰ء میں بمقام برسلز ایک عالمگیر قومی نمائش ہو گی۔

ٹرنسوال کے ہندیوں پر جو مظالم روا رکھے جاتے ہیں اس کے متعلق بمبئی میں ایک عظیم الشان جلسہ ہونیوالا ہے۔ مولویوں نے اپنے مقتدیوں کو اور ہندؤں نے اپنی برادریوں کو ٹاؤن ہال کے اعتراضی جلسہ میں جمع ہونے کی تاکید کی ہے۔

ایک نئی شاخ ریلوے کی توسیع منظور ہوئی ہے جو دہوند کے سٹیشن میرپور سے مقام جہودو تک ۷۴ میل فاصلہ۔

ایک اور تالوپ سے سیخوده گھاٹ تک بڑہائی جائیگی۔ بہیم ہیر کے جنوبی کنارہ پر فاصلہ ساڑہے آٹھہ میل۔ بمبئی کیطرف ایک اور شاخ ریلوے تنگ پٹری بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ کویا دگنج تک ہوگی۔ پھر براہ مالیور کے اس کو مقام منگیراج تک لے جائیں گے۔ اور اُسی ریلوے کی ایک شاخ نالیور سے براہ ذونا وادہ مقام گودر تک بڑہائیں گے کل فاصلہ ۱۱۲ میل

ضعیف الاعتقادی

پونا کا ایک مشہور سربرآوردہ مالدار شخص مع اپنی بیوی کے آرام سے زندگی بسر کرتا تہا۔ دونو میاں بیوی جادوگروں کے جنگل میں پہنس گئے۔ انہوں نے میاں بیوی کو یقین دلایا۔ کہ اگر ہم پوجا کرین گے۔ تو ضرور تمہارے ہان لڑکا پیدا ہو گا۔ اس مالدار سے چند روز تک تو دو جادوگر اپنی بھینٹ لیتے رہے۔ مگر آخرکار ایک روز وہی شخص جو ذات کے بڑھئی تھے اور جن کا نام کاشی رام اور وٹیھوبا تھا۔ مالدار سے کہنے لگے۔ کہ آج ہم تمہارے مکان میں پوجا کرین گے۔ تم دونو جدا جدا کمروں میں خوشبویات جلا کر سو جاؤ اور نیز اپنے گھر کے ملازموں کو ایک رات کے لئے گھر سے جدا کر دو۔ ان کی ایسی باتیں سُن کر میاں بیوی تیار ہو گئے اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ دونو جدا جدا کمروں میں سو گئے اور جادوگروں نے پوجا شروع کی۔ آدھی رات گذرنے پر کاشی رام نے ایک چھرا اُٹھایا اور دونو میاں بیوی کو یکے بعد دیگرے قتل کیا وہ بیچارے خواب غفلت میں پڑے تھے اتنے میں ان عیار قاتلوں نے تمام گھر کا مال اسباب بیباکی سے بٹورا۔ دو چار روز تک مکان بند پڑا رہا اور کسی کو خبر نہ ہوئی مگر لاشوں کی سڑاند سے محلے والوں کو شک گذرا اور انہوں نے پولیس میں رپورٹ کی پولیس نے تحقیقات شروع کی اور کاشی رام و ٹیھوبا کو گرفتار کیا عدالت ماتحت نے دونو پر جرم ثابت پاکر سشن سپرد کر دیا سشن جج کے

خبریں

کیسی عبرتناک موتیں ہیں

ایک صاحب اپنی حالت لکھتے ہیں والد صاحب فوت ہوئے دوسرے روز والدہ صاحبہ دفن کر کے واپس آئے تو برادر حقیقی اس سے دوسرے روز دوسرا بھائی اسی شب کو میری خالہ اس سے دوسرے روز خالو تیسرے روز خالہ زاد بھائی رات کو دوسرا خالہ زاد بھائی (لدوا للموت وابنو للخراب)

ضلع جہلم کے موضع اوہروال میں سکھوں کی دہرم سالہ جلانے کا جو مقدمہ جہلم میں دائر تہا۔ اس کے تمام ملزم بوجہ عدم ثبوت رہا ہوئے۔

طاعون کے ایام میں باشندے نکل گئے تہے۔ پیچھے سے کسی نے یہ کارروائی کی تہی۔

برما ریلوے کے ملازم سندر سنگہ پر الزام تہا۔ چلتی ریل گاڑی میں ایک یورپین لیڈی پر فحش حملہ کرنے کا چار سال قید ہوئی اب اس سے جواب طلب کیا گیا ہے کہ کیوں نہ اس پر سخت تر جرم کا مقدمہ چلایا جائے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۱ جنوری میں طاعون سے ۱۹۰ موتیں ہوئیں اس سے پہلے ہفتے ۲۳۵

گورنمنٹ ہند نے منع کر دیا ہے کہ بلوچستان ایجنسی کی تحصیل نصیر آباد میں باہر سے کسی قسم کا نمک نہ لایا جائے۔

سنگیان و برنام میں ملاوا ڈو کے کارخانے میں آگ لگی۔ یہاں ۶ لاکھ روپے کی کپاس جمع تہی۔

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب راول پنڈی سے روجہان ضلع ڈیرہ غازی خان کو تبدیل کئے گئے ہیں اس علاقہ کے واسطے خاص خوش قسمتی ہے کہ ایک لائق اور تجربہ کار ڈاکٹر ان کیواسطے جاتا ہے۔

سرحد ایران پر ترکی فوجیں عظیم جنگ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ ذخیرہ فوج طلب کیگئی حالت نازک ہے۔

وہ خبر جو پچھلے ہفتے رائیگن کے متعلق چھپی تہی اس کی آپنے تردید کی ہے کہ نہ مجھے گورنمنٹ سے ہدایت ہوئی نہ مینے چیف کورٹ سے درخواست کی کہ وہ ان فقرات کو مسٹر ہارڈی نیو کے فیصلہ سے نکالدے۔ جو پولیس کے خلاف تھے۔

اصل بات یہ ہے مسٹر رائیگن نے چیف کورٹ کی توجہ اس جانب کھینچی تہی کو مسٹر ہارڈی نیو نے خاص سرکار کے خلاف جواب طلب کرنے سے پیشتر پولیس پر اپنے فیصلہ میں حملے کئے ہیں۔

بلوہ راول پنڈی میں جن ملزموں کو سزا ہوئی تہی ان کی اپیل چیف کورٹ سے خارج ہوئی۔

"اگنی" (تصنیف دہرم پال) کے متعلق ویدو سماج نے جو استغاثہ دائر کیا تہا۔ اس کے متعلق تمام کاغذات پولیس نے ڈپٹی کمشنر کے پاس روانہ کر دئے ہیں۔

قسطنطنیہ میں حکم دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان شراب خانے میں جاتا ہوا سے یا نکلتا ہوا ملے۔ تو فوراً گرفتار کر لیا جائے (بہت مناسب)

ریلوے میل سروس کے ایک ہندو سارٹر کو رجسٹری شدہ لفافہ میں سے سو روپے کا نوٹ نکال لینے کے جرم میں سشن جج الہ آباد کی عدالت سے چار سال قید سخت کی سزا ملی۔

سب انسپکٹر ریلوے پولیس ایک ہندو کنسٹبل کی عورت سے آشنائی رکھنے کی وجہ سے اس کے گھر سے رات کو پکڑا گیا۔ اور برخاست کیا گیا۔

یہ خبر تہذیب کی سفید چادر پر کیسا بدنما دھبہ لگانے والی ہے کہ ایک عدالت میں اظہار دیتے ہوئے ایک انجنیئر نے بیرسٹر کو ایک تھپڑ دے مارا بیرسٹر نے فوراً انجنیئر کو پکڑ کر زمین پر دے مارا یہ سب کچھ عدالت کے سامنے ہوا۔ اخلاق کا سنوارنا بڑی بات ہے۔

گذشتہ ہفتہ سے مدراس میں بوجہ شدت سرما کثرۃ سے بچے ہلاک ہو رہے ہیں۔

۵ سے ۹ جنوری تک مکہ معظمہ میں ۶۷۳ اشخاص سیضہ سے مرے۔

اٹلی کے مصیبت زدوں کو جو زلزلہ سے بے خانماں تھے سلطان المعظم نے چالیس لاکھ مرحمت کئے۔

بے تار کے برقی پیغامات کی تازہ ایجاد میں یہ نقص ہے کہ جو پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاتا ہے وہ بیچ کے اور نیز سلسلہ کے تمام دیگر مقامات میں ظاہر ہو جاتا ہے جنگ کے موقعوں پر اس نقص سے بہت سے نقصان متصور ہیں۔

مہاراجہ دربھنگہ نے اڑہائی لاکھ کی گراں قدر رقم اپنے سالگرہ کے دن ولی عہد پیدا ہونے کی خوشی میں لفٹنٹ گورنر بنگالہ کو عنایت فرمائے۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے ایک شاندار عمارت لائبریری کی تعمیر کی جائے۔

لوئر بازار شملہ میں آگ لگ گئی۔ دو دکانیں اور ایک گھر جلکر خاک ہو گیا۔ آریہ سماج کی پرانی عمارت بہی جل گئی۔

گورنر صاحب بمبئی نے احاطہ بمبئی کے تمام ایڈیٹروں سے درخواست کی کہ وہ طاعون ٹیکہ کا مادہ تیار ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ جس پر ۵۰ ایڈیٹر ۲۰ جنوری کو جمع ہوئے۔ گورنر صاحب نے کہا کہ جس قدر گہری احتیاط سے کام لیا جاتا ہے وہ آپ لوگ ملاحظہ کریں۔ ٹیکے کی نسبت عام طور سے توجہ دلائیں۔ مسٹر ملک نے تمام ایڈیٹروں کی طرف سے شکریہ ادا کیا کہا جاتا ہے کہ ہماری امداد چاہی گئی ہے۔ یہ عزت افزائی ہے۔ اس کے نتائج خوشگوار ہیں۔

شرقی بنگالہ کی خرابی

روزمرہ کے سلسل حالات سے ظاہر ہو کہ کلکتہ میں مولوی لیاقت حسین کے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۴ جنوری کو قرار پائی جبکہ استغاثہ کے گواہوں پر ڈیفنس کیطرف سے جرح کیجاویگی۔ الزام یہ ہے کہ مجسٹریٹ صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کر کے ایک جلوس بندے ماترم کا نکالا تہا۔ کہ جس جلوس کے لوگوں نے منتشر کئے جانے پر پولیس کا مقابلہ کیا اور اس پر پتھر برسائے اور اسی کے جوش سے کلکتہ میں وہ بلوہ ہوا تہا کہ جس میں پولیس سارجنٹ والٹر صاحب کا ہاتھ کلائی سے کٹ گیا تہا۔

ہفتہ گذشتہ میں پنجاب میں طاعون کی ۱۰۳۰ کیس اور ۲۲۱ اموات وقوع میں آئیں سب سے زیادہ شکائیت قسمت دہلی میں ہے جہاں چہ اضلاع آلودہ ہیں۔ قسمت جالندھر میں دو۔ قسمت لاہور میں پانچ۔ قسمت راول پنڈی میں دو قسمت ملتان میں ایک۔ اور دیسی ریاستوں میں چار آلودہ ہیں۔

مرحوم نواب محسن الملک کے بے شمار دوستوں اور عقیدتمندوں کو یہ دریافت کر کے مسرت ہوگی کہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو حال کے خطابات واعزاز سال نو میں انہیں کے سی۔ آئی ای کا خطاب ملنے کی سفارش کی جاتی۔

کہتے ہیں۔ کہ کانگریس سورت کے بعض انتہائی پسند حضرات گورنمنٹ عالیہ سے خاص رعائیتوں کے خواہاں ہیں۔ اور یہ رعائیتیں جس خدمتگذاری کے صلہ میں چاہی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے کانگریس کو توڑ کر رکھدیا ہے۔ کہ جس کوشش میں خود گورنمنٹ ابتک کامیاب نہیں ہوسکی ہے۔

برلن میں بیکار لوگوں کے ایک ہی روز میں ۹ جلسے ہوئے جنمیں ۱۲ ہزار آدمی شریک تہے پھر جلوس بنا کر شاہی محل کیطرف روانہ ہوئے مگر پولیس نے بڑی بیرحمی سے ننگی تلواروں سے حملہ کیا بہت لوگ زخمی ہوئے۔ خون کے چھپڑ لگ گئے۔

استمام البرہان مُصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر

ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سو اگرچہ کافر یا فاسق دلی بیت کا ہو وہ بھی متقی ہی ہوگا۔

سبحان اللہ! کیا ذہن رسا ہے اول تو بداہتہً معلوم ہے کہ مشرکین خادم بیت رہے ہیں تکذیب قرآن کی حسب تفسیر مؤلف کے اس کو لازم آتی ہے۔ پھر یہ کہ خادم اگرچہ فسق وفجور میں مبتلا ہو پھر بھی وہ متقی رہے گا۔ یہہ تمام آیات واحادیث واجماع کے خلاف ہے۔ فساق خدام بیت کو اگر مؤلف فاسق نہیں جانتا تو اپنے ایمان کی فکر کرے کہ کفر کو ایمان اور فسق کو تقوے تبلاتا ہے"

صفحہ ۳-۴ - میں شیخصاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "دراسلام دین میں سوائے تحقیقات بزرگان دین واربع آئمہ کے کہ اسلام ان کی تحقیقات میں دائرہ ہے اور اوسپر اتفاق اجماع بھی ہے کسی اور کے اقوال پر چلنا اور یقین کرنا محض اور ضلالت اور گمراہی ہے۔" اور اسی صفحہ میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔

" میرا زمانہ (زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) خیر کا ہی بعد اس کے صحابہ اور بعد ازیں تابعین کا۔ اور دوسری حدیث میں تبع تابعین کا۔ بعد اس کے جھوٹ فریب کا زمانہ شامل ہو جاویگا ..... پس جسقدر طریقے وفرقے برخلاف اسلام ودین ایجاد ہوگئے ہیں۔ عاقلوں کے نزدیک باطل ہیں"

اس مختصر تحریر میں شیخصاحب نے علاوہ کمالات انشاپردازی کے جو تاریخی اور مذہبی غلطیاں کی ہیں ان کے اظہار کے لئے ہم پہلے اپنی طرف سے کچھ لکھنا نہیں چاہتے بلکہ ان کے ایک حنفی بھائی یعنے مولانا محمد شکر اللہ صاحب پروفیسر عربی فارسی کالج بریلی کی کتاب ہدائت الشفیق الیٰ سواء الطریق مطبوعہ مطبع قیصری بریلی کی عبارت کا اقتباس درج ذیل کرتے ہیں

نمبر ۲ - قول سعید میں ہے کہ [illegible] حنفی کی [illegible] کہ جان تو اے مخاطب بیشک نہیں تکلیف دی خدا تعالیٰ نے بندوں میں سے کسی کو اس بات کی کہ حنفی ہو یا مالکی ہو یا شافعی ہو یا حنبلی ہو بلکہ واجب کیا اون پر تصدیق کرنا اس چیز کا جس کے ساتھ بھیجے گئے سردار ہمارے درود نبی بھیجے اللہ اُنپر اور سلام۔

نمبر ۶ - کہا ملا علی قاری حنفی نے عین العلم کی شرح میں کہ خدائے پاک وبرتر نے نہیں تکلیف دی کسی کو حنفی ہونے کی اور شافعی ہونے کی اور مالکی ہونے کی اور حنبلی ہونے کی بلکہ تکلیف دی انکو اس بات کی کہ اگر عالم ہیں تو عمل کریں موافق سُنت کے اور اگر جاہل ہیں تو تقلید کریں کسی عالم کی۔

نمبر ۱۹ - فرمایا۔ شیخ ولی اللہ محدث نے حجۃ اللہ البالغہ میں جان تو اے مخاطب بیشک تمام آدمی چوتھی صدی سے پہلے ایک مذہب معین کی تقلید خالص پر اجماع نہیں کرتے تھے۔

نمبر ۲۲ - فرمایا۔ صوفیوں کے شیخ محی الدین ابن العربی میں فتوحات مکیہ میں کہ جسوقت حدیث کی صحت ہو جاوے اور مقابلہ اس حدیث کا کرے کسی صحابی یا مجتہد کی بات تو نہیں ہے۔ کوئی راہ حدیث سے عدول کرنے کی اور چھوڑ دیا جاوے قول اس صحابی اور مجتہد کا حدیث شریف کی وجہ سے اور نہیں جائز ہے چھوڑنا کسی آیت یا حدیث کا بسبب قول کسی صحابی یا کسی مجتہد کے اور جس نے ایسا کیا بے شک گمراہ ہوا بڑی گمراہی کرکے اور نکل گیا اللہ تعالےٰ کے دین سے۔

نمبر ۲۶ - کہا شرح تحریر میں کہ تمام مجتہدین جنکی خوبی سے اتباع کیگئی ہر ایک صلاحیت تقلید میں برابر ہیں پھر اگر سفیان ابن عیینہ یا مالک ابن دینار کا فتوے ملے تو جائز ہے اس کا لینا جیسے کہ جائز ہے چاروں مجتہدوں کا فتوے لینا مگر یہ بات ہے کہ دوسرے مجتہدوں کی نقل صحیح بہت کم رہگئی ہے اسی وجہ سے ان کی تقلید سے منع کیا منع کرنے والے نے۔ پھر اگر ان کے کسی مسئلہ میں نقل صحیح مل جائے۔ تو عمل کرنا اُسپر اور چاروں مجتہدین کے فتوے پر برابر ہے۔

(ہدائت الشفیق صفحہ ۳۷ - ۴۰)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۴۳ میں لکھا ہے "بعد اس کے اسی صفحہ میں انصاف سے لکھا۔ اعلم ان الناس کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتمعین علی التقلید لمذہب واحد بعینہ وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب بالمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذالک الزمان۔ یعنی پہلی اور دوسری صدی میں مذہب معین پر اجتماع نہ تھا۔ بعد دو صدی کے مسلمانوں میں ظاہر ہوا راہ اختیار کرنا مجتہدین کی مقرر کرکے۔ اور کم تھے وے لوگ جو مجتہد معین کے مذہب پر بھروسہ نہ رکھتے اور یہ بات اس زمانہ میں واجب ہوگئی تھی۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولانا بعد دو صدی کے مسلمانوں کے حال پر متاسف ہوکر بد نظمی اہل اسلام کا وقائع بیان فرماتے ہیں کہ خیر القرون بلکہ دوسو برس تک جب حضرات مجتہدین موجود تھے اس مسئلہ کا کچھہ ذکر بھی نہ تھا ثم یفشو الکذب۔ (یعنے قرون ثلثہ کے بعد ظاہر ہوگا کذب) کے زمانہ والوں نے باہم کی کشاکشی آپس کی ایچاتانی سے ایسا کیا کہ ایک ایک رستہ علیحدہ علیحدہ بن گیا۔ یہاں تک اپنی اپنی ٹہری کہ یہی امر جدید اس وقت میں ضروری ٹہرا"

اور جناب مولوی محمد احسن صاحب حنفی نانوتوی اپنی کتاب تنبیہ الرفیق کے صفحہ ۸ سطر ۲ و ۳ میں تفسیر مظہری سے نقل کرتے ہیں۔ فان اہل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاہب۔

ترجمہ - بے شک اہل سنت وجماعت بعد تین یا چار سو برس کے چار مذہبوں پر پھوٹ پہاٹ ہوگئے۔

یہ تحفہ جو شیخصاحب کی خدمت میں اُن کے دو معزز بھائیوں کیطرف سے پیش کیا گیا ہے ہماری رائے میں اس قابل ہے کہ شیخصاحب اسے ضرور قبول فرمادیں اور اگر ان میں حیا اور انصاف کا مادہ ہے تو اُمید ہے کہ وہ ضرور ایسا ہی کریں گے مگر چونکہ شیخ نجدی بھی اس موقع پر آپکے ہمصفیر ہوگئے ہیں اس لئے کسی قدر ان کی خدمت بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

پس واضح ہو کہ نواب صدیق حسن صاحب مرحوم اپنی کتاب حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۸۶ میں لکھتے ہیں۔

" کتب تاریخ گواہی دیتی ہیں کہ جس طرح بطفیل سلطنت مذہب حنفی مالکی نے عامہ مروم میں رواج پایا اُسیطرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن میں ایک جماعت اہل حدیث کی کسی نہ کسی قطر میں بھی موجود تھی بلکہ ابتدا اسلام سے تا زمانہ [illegible] چھہ سو پچاس ہجری تک اس طرح کی کثرت دراست حدیث رہی کہ بعض مجالس محدثین میں ستر ستر ہزار نفر واسطے سماعت حدیث واملا سنن کی گویا ایک

ہی حدیث کیون نہو۔ قلم دوات لیکر حاضر ہوتے تھے۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔ جب سلطنت بغداد زائل ہو گئی۔ اہل علم حدیث وغیرہ ہاتھ سے اشرار تاتار کے بسبب اغواء علقمی وزیر مستعصم باللہ و نصیر الدین طوسی رافضی مارے گئے ان کے کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا۔ جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا پڑ گیا اس وقت زیادہ تر جمہور عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہو گیا ورنہ پہلے اس واقعہ سے ہر چند بعض علماء منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تھے۔ لیکن ان کو تعصب اس مذہب کا نہ تھا۔ برائے نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تھے۔ علم حدیث اور محدثین کا حفظ مراتب کما حقہ ملحوظ رکھتے تھے کمال ادب سے کسی حدیث شریف کے مقابل میں کسی فقیہ کی رائے و قیاس کو پیش نہ کرتے تھے۔ ان کو اہل علم اصول اور آپ کو اہل علم فروع سمجھ کر تقدیم اصول کے فروع پر قائل تھے۔ چنانچہ کتب طبقات فقہاء اس کے شاہد ہین اس اُمت مین ہزارون فقیہ گذرے۔ کچھ فقہا ان چار امامون مین منحصر نہین ہے۔ بنسبت دیگر فقہاء کے ان کا اشتغال علم فقہ سے زیادہ تھا۔ اس لئے ان کی شہرت ہو گئی وہ بھی بلا تمیز کے ذریعہ ہے یہ کہ ان سے بہتر کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تھا۔ سینکڑون مجتہد ان کے سوا بھی تھے۔ بلکہ ہر قرن مین مجتہد مطلق

پائے گئے۔ جن کا علم ان سے زیادہ تھا۔ حصر کرنا اجتہاد مطلق کا ان چارون مجتہدین مین یا حصر کرنا علم رسول خدا کا ان چارون مذہبون مین دلیل جہل قائل ہے۔ کوئی سند اسپر نہین ...... غضب خدا کا ہے۔ کہ دنیا مین قرآن کریم موجود ہو صحاح ستہ وغیرہ مین احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلۃ السند تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدون ہون ان کے جامعین باتفاق موافق و مخالف متہم ...... نہ ہون کسی نے ان کے اہل تقوی و دیانت ہونے مین شک کیا ہو اون کو کسی بادشاہ سے تعلق رزق کا غائبانہ رہا ہو۔ عالم ہو کر طالب کسی جاہ و عہدے کے کسی واسطے ملک یا خلیفہ یا امام سے ہوئے ہون۔ جس طرح فقہا ... ملوک کے حاصل کر کے جاہ و عزت حاصل کی۔ پھر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان مین چھوڑا جاوے ان کتب سنت صحیحہ مرفوعہ سے مونھہ پھیر کر کتب رائے و قیاس و اساطیر قیل قال احاد است پر جان دی جاوے تو خداوند یوم الدین کو اس کا کیا جواب دیا جائیگا۔ یہ کیا مسلمانی ہے کہ رسول خدا کی بات مانی نہ جائے زید۔ عمر کی کہانی سنی جاوے۔ سہ مومن تم اور عشق بتان ... پیر و مرشد خیر ہے۔ یہ ذکر اور مونھہ آپکا صاحب خدا کا نام لو،،

اور اسی کتاب کے صفحہ ۷۵ مین لکھا ہے۔

مسجد الحرام کے اندر سنہ نو سو ہجری زمانہ فرج بن برقوق چرکسی سے جو کئی عمارتین بنائی ہین۔ جیسے چار مصلے گھڑی کا حجرہ کتاب خانے کا حجرہ۔ عمارت مقام ابراہیم عمارت بالائے زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہین۔ پانسو برس سے پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی نہ تھی کاش یہ نری بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہے کہ برخلاف ارشاد شارع ہے۔ حدیث مین آیا ہے نہین نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اس کے ایک سنت دنیا سے اُٹھ جاتی ہے۔ سو اس جگہ ان چارون مصلون کا ہونا صاف تفریق جماعت ہے۔ اس عمارت کا بنانا وبال آخرت،،

پس شیخ صاحب کو چاہیئے کہ پہلے اپنے گھر کی فیصلہ کرلین پھر ہم لوگون کے مقابلہ مین آئین۔

شیخ صاحب نے اپنی کتاب مین اجماع پر بڑا زور دیا ہے اور جا بجا یہ لکھا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ خارق اجماع ہے۔ لہذا ہم مناسب سمجھتے ہین۔ کہ اجماع کی حقیقت مختصر طور پر ناظرین کے گوش گذار کر دین۔

توضیح مین لکھا ہے۔ ہو اتفاق المجتہدین من اُمت محمد صلعم فی عصر علی حکم شرعی،، یعنے کسی حکم شرعی پر ایک زمانہ کے تمام مجتہدین امت محمدیہ کا اتفاق اجماع کہلاتا ہے (باقی آئندہ انشاء اللہ)

Digitized by Khilafat Library

بدر پریس قادیان دارالامان مین

میان معراجدین عمر کیلئے چھپا۔